خواجہ
سید قطب الدین مودود چشتی
اور ان کا خاندان
جمع و ترتیب
سید ذاکر حسین مودودی
ناشر
ادارہ تحقیقات چشتیہ
پرنس روڈ، گلی نمبر 10، محلہ رحمت پورہ، گرجاکھ، گوجرانوالہ 0345-6512985

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواجہ

سید قطب الدین مودُود حق چشتی

رحمتہ اللہ علیہ

اور ان کا خاندان

جمع وترتیب

سید ذاکر حسین مودودی

نام کتاب : خواجہ قطب الدین مودود حق چشتی اور ان کا خاندان

مرتب : سید ذاکر حسین مودودی

کتابت : سخاوت محمود

ٹائٹل : رضوان

صفحات : ۱۱۲

تاریخ طبع اوّل : جولائی سن 2017ء

تعداد : ۱۰۰۰

قیمت : ۱۰۰ روپے

☆...... ناشر ......☆

ادارہ تحقیقات چشتیہ

پرنس روڈ گلی نمبر 10 محلہ رحمت پورہ گرجاکھ گوجرانوالہ

0345-6512985

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
-28	شجرہ حمیدہ فہمیدہ عظمت علی عرف اجو پہلوان وچوسانہ	98
-29	شجرہ اعجاز النبی کوٹ ادو	98
-30	شجرہ ولی محمد کالا پہلوان وعبداللطیف روہڑی کلورکوٹ	99
-31	شجرہ جمیل احمد ولد نذیر احمد پھلر وان	100
-32	شجرہ ناصر علی وناظر علی ومحمد جمیل	101
-33	شجرہ محمد طفیل گڑھا قلعہ دیدار سنگھ	102
-34	شجرہ منور علی وسید اعظم علی بن عبدالکریم	103
-35	شجرہ حاجی اسمٰعیل بن بندہ حسن	103
-36	شجرہ نور محمد پٹواری ورمضان علی وذوالفقار علی	105
-37	شجرہ سید جعفر علی بن شہادت علی	106
-38	شجرہ سید یوسف علی بن نعمت علی بن حشمت علی بن سید احمد بن مراتب علی	107
-39	شجرہ ولی محمد عرف پھلی شاہ ورحمت علی وسجاد حسین وغیرہ	108
-30	شجرہ عبدالحمید ومحمد جمیل مبارک خان والے	110
-31	شجرہ عاصم علی بن اعجاز بن فیض محمد بن دوست محمد بن حیدر علی	111
-32	شجرہ سید عادل شاہ کے نانا سید بنیاد علی و بن حیدر علی	111
-33	شجرہ ظہور علی ومحمود علی واقرار علی بن محفوظ علی بن حیدر علی	112

باب اول

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ نسب:

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد شرافت و تقدس و مرتبہ میں حضرت سرور دو عالم، رحمت للعالمین محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) افضل ترین مقام پر فائز ہیں۔ نسبی سلسلہ میں قبیلہ بنو ہاشم سے ہے جو خاندان قریش سے ہے اس وقت عزت و شرف میں پورے عرب میں کوئی بھی قبیلہ بنو ہاشم کا ہم پلہ نہیں تھا۔ سرور انبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سلسلہ نسب پدری اس طرح سے ہے۔

حضرت محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف ابن قصیٰ ابن قلاب ابن مرہ ابن عدی ابن کعب ابن لوی ابن غالب ابن فہر ابن مالک ابن نضر ابن کنانہ ابن خزیمہ ابن مدرکہ ابن الیاس ابن مضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان

(نوٹ) اس شجرے پر تمام کا اتفاق ہے

حضرت خدیجہ الکبریٰ:

آپؓ نے جب سرورِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امانت و پاکبازی کا شہرہ سنا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کہلا بھیجا کہ چونکہ میں اکیلی ہوں اور بیوہ ہوں اس لئے اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری تجارت کا بندوبست سنبھال لیں تو میری مشکلات میں کمی ہوگی۔ بس آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ پیغام قبول فرمایا۔ ایک بار آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سامان تجارت کے ہمراہ شام کی جانب روانہ ہوئے۔ وہاں پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سامان تجارت کے ہمراہ شام کی جانب روانہ ہوئے وہاں پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ملاقات نسطورا نامی ایک راہب سے ہوئی اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیلئے پشین گوئی کی۔ حضرت خدیجہؓ کا غلام میسرہ بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمراہ تھا چنانچہ اس نے واپسی پر تمام قصہ حضرت خدیجہؓ سرور دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پاک باز زندگی سے پہلے ہی بہت زیادہ متاثر تھیں [illegible] انہوں نے آنحضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب

نکاح کا پیغام روانہ کیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بخوشی منظور فرمایا۔

اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عمر شریف پچیس سال تھی جبکہ حضرت خدیجہ طاہرہؓ چالیس برس کی تھیں۔ حضرت خدیجہؓ کا شجرہ نسب پانچ واسطوں سے نبی المکرّم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مل جاتا ہے جو اس طریق پر ہے۔

قصیٰ

عبدالعزیٰ	عبد مناف
اسد	ہاشم
خویلد	عبدالمطلب
حضرت خدیجہؓ	عبداللہ
	حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت خدیجہؓ کے بطن سے چار صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔ حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت اُمّ کلثوم، حضرت فاطمۃ الزہرہؓ چار صاحبزادہ تولد ہوئے۔ حضرت قاسمؓ، حضرت طیبؓ، حضرت طاہرؓ، حضرت عبداللہؓ بعض کے نزدیک طیب اور طاہر حضرت عبداللہؓ کے ہی نام ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب صاحبزادہ تمام کم سنی میں ہی واصل بحق ہوئے۔ حضرت خدیجہؓ کے علاوہ ایک بیٹا ابراہیم ماریہ قبطیہ کے بطن سے بھی پیدا ہوا تھا وہ بھی بچپن ہی میں وفات پا گیا تھا۔

خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراؓ

سیّدالانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پاک بیٹی، سیّدالاولیاءؑ کی محترم بیوی اور سیّدالشہداء کی معزز ماں خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراؓ

اہل بیت کی عزت، سلطنت اسلام کی مقدس شہزادی، چادرِ تطہیر کی ملکہ، رجس و نجس سے مبرا اور حیض و نفاس سے پاک، جس نے اپنے نرم و نازک اور پاک ہاتھوں سے چکی پیس پیس کر اور قرآن پاک کی لوریاں سنا سنا کر اپنے شہزادوں کو پالا اور جس کی شرم و

حیاء،عفت وعصمت اور طہارت و پاکیزگی جنت کی حوروں کیلئے بھی باعث رشک تھی۔

وہ عبداللہ کی پوتی آمنہ کے پور کی بیٹی
وہ کملی اوڑھنے والے محمد نور کی بیٹی
ملا تھا اور بھی حصہ اسے عز وشرافت کا
اس کی گود سے دریا اُبلتا تھا شہادت کا

جو شادی کے بعد اپنے شفیق اور پیارے باپ کے نورانی حجرے سے رُخصت ہوئی تو ستر ہزار فرشتوں کی جماعت کا حفاظتی وبستہ ناقد زہرا کے پاؤں کی دُھول چومتا جارہا تھا اور جنت کی حوریں راستے میں اپنی عفت کی چادر بچھاتی جاتی تھی اور رضوان جنت آسمان سے پھولوں کی بارش کرتے جارہے تھے۔ترمذی شریف جلد۲ صفحہ۲۲۷ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے خاتون جنتؓ سے بڑھ کر اور کسی کے کھانے پینے، بولنے چالنے اور اُٹھنے بیٹھنے میں نبی کریم علیہ السلام کے مشابہ نہیں دیکھا۔

اِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَیْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِیْ مَجْلِسِهٖ

کہ جب بھی حضرت زہراؓ اور حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور علیہ السلام کھڑے ہوجایا کرتے تھے اور پیشانی کو بوسہ دیا کرتے تھے اور اپنی مجلس میں بٹھایا کرتے تھے۔

وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ اِذَا دَخَلَ عَلَیْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا

اور جب نبی کریم علیہ السلام ان کے گھر تشریف لاتے تو آپ تعظیم کے لئے کھڑی ہوجاتی تھیں۔امام الانبیاء علیہ السلام کا اپنی بیٹی زہراؓ کی عزت افزائی کیلئے کھڑے ہوجانا کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ یوں سمجھئے کہ حضور علیہ السلام کے کھڑے ہونے سے ساری کائنات کھڑی ہوجایا کرتی تھی تو جس کی عزت کے لئے نبی کریم علیہ السلام کھڑے ہوجائیں نہیں نہیں نبوت کھڑی ہجائے گی تو پھر ہو بھی کیوں نہ جبکہ اس کے مقام و احترام،عزت وآبرو اور طہارت ونفاست کا کیا ٹھکانہ ہوسکتا ہے اور پھر ہو بھی جبکہ حضور علیہ السلام نے خود فرمایا ہے۔

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۸۔ ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۲۸۔ مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۹

حضرت مسور بن مخرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِنِّیْ کہ فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہؓ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حضرت فاطمۃ الزہراؓ آپ نبوت کے ایک سال بعد پیدا ہوئیں۔ ۲ھ ماہِ محرم، صفر، رجب المرجب یا رمضان المبارک میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نکاح ہوا جبکہ رخصتی نکاح سے سات ماہ پندرہ روز بعد ہوئی۔ نکاح کے وقت عمر شریف تقریباً پندرہ برس تھی جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تقریباً چوبیس برس کے تھے۔ آپ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ رحمت للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آپ سے حد درجہ اُلفت تھی جب سفر پر جاتے تھے تو سب سے آخر میں آپ سے ملتے جبکہ واپسی پر سب سے پہلے آپ سے ملتے ہیں۔

سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وصال کے بعد چھ ماہ بعد سیدہ فاطمۃ الزہراؓ بھی واصل بحق ہوئیں آپ سے تین فرزندان اور تین ہی دُختران تولد ہوئیں۔ اِمام حسنؓ نکاح سے دوسرے سال میں پیدا ہوئے۔ حضرت امام حسینؓ تیسرے سال ۴ھ میں تولد ہوئے جبکہ حضرت محسنؓ نے بچپن مین ہی قضا کی۔ دُختران بی بی رقیہؓ، بی بی اُمّ کلثومؓ اور بی بی زینبؓ تولد ہوئیں۔ حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام، حضرت فاطمۃ الزہراؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی اہل بیت ہیں اور جنت میں نوجوانوں کے سردار ہیں اور انہی سے سلسلہ سادات قیامت تک جاری رہے گا۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

شاہ ہست حسین بادشاہ ہست حسینؓ
دیں ہست حسینؓ، دیں پناہ ہست حسینؓ
سرداد نہ داد دست دَر دست یزید
حقا کہ بنائے لاالٰہ ہست حسینؓ

آپ کا نام پاک حسینؓ اور کنیت ابوعبداللہ ہے اور لقب زکی، شہید اکبر، طیب، سبط

اورتَابِعٌ لِّمُوْضَاةِ اللّٰہِ اوردَلِیْلٌ عَلٰی ذَاتِ اللّٰہ ہیں۔

ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۸۹۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۲

عن ام الفضل بنت الحارث دخلت علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يارسول الله عليه السلام انى رايت حلماً منكر ليلة

حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں حضورعلیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اورعرض کی یارسول اللہ علیہ السلام آج رات میں نے ایک بہت خوفناک خواب دیکھا ہے نبی کریم علیہ السلام نے فرمایاوہ کیا خواب ہے تو حضرت اُمّ الفضل نے عرض کی۔

رأيت كان قطعة من جسدك قطعت ووضعت فى حجرى

کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسم اقدس کا ٹکڑا میری آغوش میں رکھا گیا ہے توسیّدالمرسلین علیہ السلام نے فرمایا۔

رأيت خير اتلد فاطمة ان شأالله غلاما

کہ تونے اچھی خواب دیکھی ہے انشاءاللہ میری بیٹی فاطمہؓ کے گھر لڑکا پیدا ہوگا اور پھر اُمّ الفضل فرماتی ہیں کہ واقعی سیدہ فاطمہ کے گھر حضرت امام حسین رضی اللہ علیہ پیدا ہوئے اوروہ میری آغوش میں آئے پھرنبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔

اتانى جبريل عليه السلام فاجرنى ان امتى مستقتل ابى هذا

کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے خبردی کہ عنقریب میری ہی اُمت میرے اس بچے حسینؓ کوشہید کرے گی حضرت اُمّ الفضل فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیایارسول اللہ علیہ السلام اس بچے کو۔تو حضورعلیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس بچے کو

واتا نى بتربته من تربته حمرا

کہ جبرائیل نے مقام شہادت کی سرخ مٹی بھی لاکر مجھے دی ہے لاکربھی آپ کی ولادت باسعادت پرجبرائیل اللہ کی طرف سے مبارکباد بھی لائے اورساتھ ہی اظہارغم بھی کیا اس وقت سیدالمرسلین (ﷺ) امام حسین رضی اللہ عنہ کے گلے کو چوم رہے تھے جبرائیل علیہ

السلام نے آبدیدہ ہوکر عرض کی اے محبوب خدا علیہ السلام آپ جس گلے کو بڑی محبت سے چوم رہے ہیں اس گلے پر خنجر چلے گا اور آپ کا یہ بچہ اللہ کی راہ میں شہید ہوگا اور یہ ہے اس جگہ کی سرخ مٹی۔

سیّدہ زہراؓ نے اپنے باپ کو اپنے بیٹے کو گلا چومتے ہوئے دیکھا تو عرض کی ابا جان! لوگ تو اپنے بیٹوں کے منہ چومتے ہیں پیشانی چومتے ہیں اور سر کو بوسہ دیتے ہیں اور آپ میرے بیٹے حسینؓ کا گلا کیوں چومتے ہیں؟ تو سیّد المرسلین علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا بیٹی۔

مینوں اَج اوہ ویلایاد پیا آوے جد ظالم ظلم کریسن
ایس میرے حسینؓ دے گل تے اوہ تیر تلوار چلیسن

جناب سیّدہ نے عرض کی ابا جان کیا اُس وقت آپ نہ ہونگے؟ کیا میں نہ ہوں گی؟ اور کیا علیؓ نہ ہوگا؟

تو حضور علیہ السلام نے فرمایا بیٹی!

نہ میں ہوواں گا تے نہ توں ہوویں گی نہ ہوسی شیر خداؔدا
اِک ایہہ زینب روندی ہوسی جد تکسی حال بھراؔدا

شہادت امام حسین علیہ السلام

دس محرم الحرام ۶۱ ہجری بوقت صبح جمعہ کے روز جنگ کا آغاز ہوا اور امام حسینؓ اپنے تمام ساتھیوں بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں اور تمام اپنے ہمرائیوں کے بھوکے پیاسے لڑائی میں مشغول ہو گئے اور شام نماز جمعہ کے بعد اپنے جانثاروں کے ہمراہ جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپؓ نے کل ستاون برس پانچ ماہ عمر پائی۔ تمام شہداء تین روز تک میدانِ کربلا میں پڑے رہے۔ اس کے بعد قبلہ بنی اسد کے لوگوں نے حضرت امام حسینؓ کو دفن فرمایا اور علی اکبرؓ کو ان کے پائیں میں دفن کیا جبکہ باقی شہدا کو یکجا دفن کیا حضرت عباس ابن علی حضرت امام

حسینؓ کی زندگی میں بہادری کے جوہر دیکھا کے جامِ شہادت نوش فرما چکے تھے چنانچہ ان کو قادسیہ کے راستہ میں علیحدہ دفن کیا۔

سیدنا امام زین العابدین علی اوسط بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام علی اوسط کنیت ابوالحسن لقب زین العابدین حضرت امام حسین علیہ السلام کے فرزند اصغر اور ریاض نبوت کے گل تر تھے کربلا کے میدان میں اہل بیت نبوی کا چمن اجڑنے کے بعد یہی ایک پھول باقی رہ گیا تھا جس سے دنیا میں شمیم سعادت پھیلی اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام باقی رہا۔

داداہالی شجرہ آفتاب سے زیادہ روشن اور ماہتاب سے زیادہ منور ہے۔

لیکن نانہالی شجرہ بہت مختلف فیہ ہے شہور عوام یہ ہے کہ آپ ایران کے آخری تاجدار یزدگرد کے نواسہ تھے۔

حضرت زین العابدینؒ ۳۸ھ میں پیدا ہوئے۔(ابن خلکان جلد اوّل ص ۳۲۱) اپنے جد امجد حضرت علیؓ کے عہد میں بچہ تھے۔اس لئے اس عہد کا کوئی واقعہ لائق ذکر نہیں ہے۔سن رشید کو پہنچنے کے بعد کربلا کا واقعہ ہائلہ پیش آیا اس سفر میں آپ اپنے والد بزرگوار کے ساتھ تھے۔لیکن علالت کی وجہ سے شریک جنگ نہ ہو سکے۔حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد شمر ذی الجوشن نے آپ کو قتل کرا دینا چاہا لیکن خود اُس کے ایک ساتھی کے دل میں خدا نے رحم ڈال دیا اس نے کہا سبحان اللہ ہم اس نوخیز اور بیمار نوجوان کو جس نے جنگ میں بھی کوئی حصہ نہیں لیا قتل نہیں کر سکتے عمرو بن سعد بھی پہنچ گیا اس نے شامیوں کو روک دیا کہ اس بیمار اور عورتوں سے کوئی شخص تعرض نہ کرے۔(ابن سعد جلد ۵ صفحہ ۱۵۷)

گرفتاری کے بعد دوسرے حسینی ؓ قیدیوں کے ساتھ آپ بھی ابن زیاد کے سامنے پیش کئے گئے اس نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے آپؓ نے فرمایا علیؓ نام سن کر اُس نے کہا کیا خدا نے علی کو قتل نہیں کر دیا آپ خاموش رہے۔

ابن زیاد نے کہا جواب کیوں نہیں دیتے فرمایا میرے دوسرے بھائی کا نام علی تھا

ان کو لوگوں نے قتل کیا ہے ابن زیاد بولا لوگوں نے نہیں بلکہ خدا نے قتل کیا حضرت امامؑ خاموش رہے ابن زیاد نے پھر پوچھا آپ نے جواب میں یہ دو آیتیں تلاوت فرمائیں۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَاo (زمر:۱۵)

اللہ ہی نفوس کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے۔

وما كان نفسٌ ان تموت الا باذن الله o (آل عمران:۱۵)

اور کسی نفس کو بغیر خدا کے اذن کے مرنے کا اختیار نہیں ہے۔

یہ آیت سن کر ابن زیاد نے کہا تم بھی انہی لوگوں میں ہو اور آپ کے قتل کا حکم صادر کر دیا۔ یہ حکم سن کر حضرت زین العابدینؑ نے فرمایا ان عورتوں کو کس کے سپرد کرو گے۔ آپ کی پھوپھی حضرت زینبؑ یہ ظالمانہ حکم سن کر تڑپ گئیں اور حضرت زین العابدینؑ سے چمٹ کر ابن زیاد سے بولیں اگر تو انہیں بھی قتل کرنے پر آمادہ ہے تو ان کے ساتھ مجھے بھی قتل کر دے لیکن حضرت امام زین العابدینؑ پر مطلق کوئی خوف و ہراس طاری نہ ہوا۔ آپ نے نہایت سکون اطمینان کے ساتھ فرمایا کہ اگر مجھے قتل کرنا ہے تو کم از کم کسی متقی آدمی ان عورتوں کے ساتھ کر دو جو انہیں حفاظت کے ساتھ وطن پہنچا دے۔ ان کا یہ استقلال دیکھ کر ابن زیاد ان کا منہ تکنے لگا اور اُس نے عورتوں کے ساتھ رہنے کے لئے آپ کو چھوڑ دیا۔ (ابن سعد جلد۵ص ۱۵۷ ابن اسیر جلد۴: ص۱۷۰)

حضرت امام زین العابدینؑ تمام اسیران کرب و بلا کے ساتھ کوفہ سے شام پہنچے اور یزید لعین کے سامنے پیش ہوئے بعد مکالمہ کے چند دن شام میں قیام کرنے کے بعد مدینۃ الرسول واپس آئے بقایا تمام عمر عزلت نشینی اختیار کر لی اور آئندہ کسی تحریک میں کوئی حصہ نہ لیا اور ہر فتنہ انگیز تحریک سے اپنا دامن بچاتے رہے۔

حضرت امام زین العابدینؑ جس خانوادہ علم کے چشم و چراغ تھے وہ علوم دینی کا سرچشمہ تھا آپ کے جدامجد علم و عمل کے مجمع البحرین تھے اس لئے علم کی دولت گویا آپ کو ورثہ میں ملی تھی۔ لیکن [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ کربلا نے ایسا افسردہ خاطر اور دنیا کی [illegible]

سے دل ایسا اچاٹ کر دیا تھا کہ علم وفن کی کتاب بھی آپ نے تہہ کر دی تھی اس لئے آپ کے علمی کمالات کا ظہور نہ ہو سکا لیکن آپؒ کا علمی پایہ مسلم تھا۔

امام زہری کہتے تھے کہ میں نے مدینہ میں ان سے زیادہ افضل کسی کو نہیں پایا۔

(تہذیب الاسماٗ نووی جلد اوّل صفحہ ۳۴۳)

امام نووی لکھتے ہیں کہ ہر شئے میں ان کی جلالت وعظمت پر سب کا اتفاق ہے۔

(تہذیب الاسماٗ نووی جلد اوّل صفحہ ۳۴۳)

حدیث آپ کے گھر کی دولت تھی اس لئے آپ سے زیادہ اس کا کون مستحق ہو سکتا تھا۔ اگر چہ آپ کا شمار اکابر حفاظ حدیث میں نہیں ہے تاہم آپؒ کی مرویات کثرت کی حد تک پہنچ جاتی ہیں۔

علامہ ابن سعد لکھتے ہیں: کان ثقہ ماھونا کثیر الحدیث عالیاً رفیعاً)

حضرت امام زین العابدینؒ ۹۴ھ میں مدینہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں وفات پائی اور جنت البقیع میں اپنے بابا حسنؓ، اور حضرت عباسؓ کے روضہ میں دفن کئے تھے۔

(ابن خلکان جلد اوّل صفحہ ۳۲۱)

سیدنا امام محمد الباقر بن علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد نام ابو جعفر کنیت باقر لقب حضرت امام زین العابدینؒ کے فرزند ارجمند تھے۔ ان کی ماں اُمّ محمد حضرت امام حسن علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں۔ اس لئے آپ کی ذات گویا ریاض نبویؐ کے پھولوں کا دو آتشہ عطر تھی۔

پیدائش :

۵۷ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ اس حساب سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے وقت آپؒ کی عمر تین برس تھی۔ حضرت امام باقرؒ اس معدن کے گوہر شب چراغ تھے جس کے فیض سے ساری دُنیا میں علم وعمل اور آدب کی روشنی پھیلی۔

پھر حضرت امام زین العابدینؒ جیسے مجمع البحرین باپ کے آغوش میں پرورش پائی

تھی ان موروثی اثرات کے علاوہ خود آپؒ میں فطرۃً تحصیل علم کا ذوق تھا ان اسباب نے مل کر آپؒ کو اس عہد کا ممتاز ترین عالم بنا دیا تھا وہ اپنے وفور علم کی وجہ سے باقر کے لقب سے ملقب ہو گئے تھے۔ بقر کے معنی عربی میں پھاڑنے کے ہیں اسی سے بقر العلم ہے یعنی وہ علم کو پھاڑ کر اس کی جڑ اور اندرونی اسرار سے واقف ہو گئے تھے۔

بعض علما ان کا علم ان کے والد بزرگوار سے بھی زیادہ وسیع سمجھتے تھے۔ محمد بن مقدارؒ کا بیان ہے کہ میری نظر میں کوئی ایسا صاحب علم نہ تھا جیسے علی بن حسین پر ترجیح دی جا سکتی یہاں تک کہ ان کے صاحبزادے محمد کو دیکھا۔ (تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۳۵۰)

حدیث ان کے گھر کی دولت تھی اس لئے وہ اس کے سب سے زیادہ مستحق تھے علامہ ابن سعد لکھتے ہیں۔ کان ثقہ کثیر العلم والحدیث (ابن سعد جلد ۵ ص ۲۳۸)

اس گنج گراں مایہ کو انہوں نے اپنے والد محترم امام زین العابدینؒ اپنے نانا امام حسین علیہ السلام اپنے دادا امام علیہ السلام اپنے چچیرے دادا محمد بن حنفیہ اور اپنے جد امجد کے چچیرے بھائی عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن عباسؓ اور اپنی دادی حضرت عائشہ صدیقہؓ، اُمّ سلمہؓ وغیرہ کے مخزن سے بالواسطہ حاصل کیا تھا۔ یعنی ان بزرگوں سے ان کی روایات مرسل ہیں اپنے گھر کے باہر انس بن مالکؓ سعید بن مسیب عبداللہ بن ابی رافع حرملہ عطاء بن یسیار یزید بن ہرمز ابومرہ وغیرہ سے مستفید ہوئے تھے۔ (تہذیب التہذیب جلد ۹: ص ۳۵۰)

تلامذہ:

اس عہد کے بڑے بڑے ائمہ امام اوزاعی اعمش ابن جریج امام زہری عمرو بن دینار اور ابواسحاق سبیعی وغیرہ اکابر تابعین اور تبع تابعین کی بڑی جماعت آپ کے خرمن کمال کی خوشہ چین تھی۔ (تہذیب التہذیب جلد ۹: ص ۳۵۰)

فقیہ:

فقہ میں آپ کو خاص دستگاہ حاصل تھی۔ ابن برقی آپ کو فقہ و فاضل کہتے تھے۔ امام نسائی فقہا تابعین میں اور امام نووی مدینہ کے فقہا و ائمہ میں شمار کرتے تھے۔

اولاد:

حضرت امام محمد باقرؒ کی کئی اولادیں تھیں۔

جعفر-عبداللہ: یہ دونوں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پوتے قاسم کی بیٹی اُمّ فروہ کے بطن سے تھے۔ ابراہیم پر یہ اُمّ حکیم بنت اسید کے بطن سے تھے۔ علی اور زینب یہ دونوں اُمّ ولد سے تھے۔ اُمّ سلمہ یہ بھی اُمّ ولد سے تھیں ان جعفر الملقب صادق سب میں نامور اور باپ کے جانشین تھے۔ (ابن سعد جلد ۵ ص ۲۳۵)

وصال

مقام حمیمہ میں وصال فرمایا جسد انور کو مدینہ منورہ لاکر جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ۱۱۴ھ نزد مزار امام زین العابدین مدفون ہیں۔

سیدنا حضرت امام جعفر الصادق بن محمد بن علی بن حسین

رضی اللہ عنہ

نام جعفر کنیت ابوعبداللہ لقب صادق المعروف حضرت امام جعفر صادقؓ نسب جعفرؒ بن محمدؒ بن علیؒ بن حسینؓ بن حضرت علی بن ابی طالب

نسب نانہال: اُمّ فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

ولادت: ۸۰ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ا ص ۱۵۰)

آپ اس خانوادۂ علم و عمل کے چراغ تھے جس کے ادنیٰ خدام مسند علم کے وارث ہوئے آپ کے والد امام باقرؒ اس پایہ کے عالم تھے کہ باقر آپ کا لقب تھا۔ آپ کے حلقہ درس سے امام اعظم ابوحنیفہ النعمان جیسے اکابر امت نکلے اس لئے جعفر صادق کو علم گویا وراثۃً ملا تھا فضل و کمال کے لحاظ سے آپ اپنے وقت کے امام تھے۔ حافظ ذہبی آپ کو امام اور احد السادۃ الاعلام لکھتے ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۴۹)

حدیث شریف میں اپنے والد بزرگوار حضرت امام باقر محمد بن منکدر عبیداللہ بن ابی رافع ۔عطاء و قاسم بن محمد نافع اور زہری وغیرہ سے فیض پایا تھا۔ شعبہ دونوں [illegible]

جریج ابوعاصم امام مالک اور امام ابوحنیفہ وغیرہ ائمہ آپ کے تلامذہ میں تھے۔ (تہذیب التہذیب ۲ص ۱۰۳)

نہایت جری نڈر اور بے خوف تھے بڑے بڑے جابر کے سامنے بے باکی قائم رہتی تھی ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی کے اوپر ایک مکھی آ کر بیٹھی وہ بار بار ہنکاتا تھا اور مکھی بار بار آ کر بیٹھتی تھی منصور اس کو ہنکاتے ہنکاتے عاجز آ گیا مگر وہ نہ ہٹی اتنے میں حضرت امام جعفر ؓ پہنچ گئے منصور نے ان سے کہا ابوعبداللہ مکھی کس لئے پیدا کی گئی ہے فرمایا جابروں کو ذلیل کرنے کیلئے۔ (صفوۃ الصفوۃ ص ۱۴۱)

شواہد النبوت میں ابن الجوزی کی کتاب لیث بن ثابت سے روایت ہے کہ حج کے ایام میں ایک دفعہ میں مکہ مکرمہ میں موجود تھا عصر کی نماز سے فارغ ہو کہ میں کوہ ابوقبیس پر چڑھ گیا وہاں میں نے ایک بزرگ کو دیکھا جو قبلہ کی جانب رُخ کر کے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے سات مرتبہ یا رب یا الله یا حئی یا رحیم یا رحمن پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کی اور کھانے کی کوئی چیز اور پہننے کو کپڑا طلب کیا اسی وقت غیب سے ایک خوانچہ تازہ انگور کا اور دو چادریں ظاہر ہوئیں۔

حالانکہ وہ موسم انگور کا نہیں تھا میں نے ان کے قریب جا کر عرض کیا کہ مجھے بھی اس میں شریک فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ آؤ کھاؤ لیکن ذخیرہ نہ کرنا میں نے ان کے قریب جا کر انگور کھائے حتیٰ کہ میں سیر ہو گیا لیکن انگور بالکل کم نہ ہوئے اس کے بعد انہوں نے فرمایا ان چادروں میں سے جو پسند ہوئے لو میں نے عرض کیا اس کی مجھے ضرورت نہیں ہے چنانچہ انہوں کے چادر کا تہہ بند بنالیا اور دوسری چادر اوپر اوڑھ لی اور پرانی دو چادروں کو لے کر چل دیئے میں ان کے پیچھے ہولیا راستے میں ایک آدمی ملا انہوں نے پرانی چادریں اس شخص کے حوالہ کین اور چلے گئے میں نے اس آدمی سے دریافت کیا کہ یہ بزرگ کون ہیں اس نے جواب دیا یہ امام جعفر صادق [illegible] بعد میں نے جس قدر ان کو تلاش کیا نہ پایا۔

وصال باکمال:

آپ کا وصال بروز ہفتہ ۱۵ رجب المرجب ۱۴۸ھ خلیفہ ابوجعفر منصور کے عہد بادشاہت میں ہوا۔ مزار اقدس جنت البقیع میں ہے۔

اولاد امجاد:

روایت کے مطابق سات بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ واللہ اعلم۔

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

نام و نسب:

موسیٰ کنیت ابوالحسن ابوابراہیم ابوعلی القاب کاظم۔ صالح۔ صابر اور امین ہیں۔ والدہ۔ ماجدہ۔ اُمّ ولد حمیدہ بربریہ تھیں جنہیں حضرت امام محمد باقر نے خریدا تھا۔

ولادت:

صفر المظفر ۱۲۸ھ بروز اتوار بمقام ابوا (مکہ اور مدینہ کے درمیان) میں پیدا ہوئے۔

فضائل و کمالات:

مراۃ الاسرار میں کتاب حبیب السیر سے نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص آپؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پرندوں کی زبان میں باتیں کرنا شروع کیں۔ آپؒ نے بھی اس سے اسی زبان میں باتیں لیکن جب وہ شخص چلا گیا تو آپؒ سے دریافت کیا گیا کہ یہ کون سی زبان تھی۔ آپ نے فرمایا یہ جنات کی ایک قوم کی زبان ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور عطا کیا آدم علیہ السلام کو تمام اسماٗ اور صفات کا علم۔

شواہد النبوت میں حضرت خواجہ شفیق بلخیؒ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں سفر حجاز کے دوران قادسیہ کے مقام پر پہنچا تو وہاں میں نے ایک خوبصورت نوجوان کو دیکھا جو پشمینہ پہنے جائے نماز کندھے پر رکھے اور جوتے پہنے تنہا صحرا میں بیٹھے تھے۔ میں نے دل میں کہا یہ

نو جوان صوفیاً میں سے ہی معلوم ہوتے ہیں اور مسلمانوں کی گردنوں پر بوجھ بنے ہوئے ہیں میں جاؤں اوران کوہدایت کروں کہ یہ کام ترک کردیں جونہی میں ان کے قریب پہنچااورابھی منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکالا تھا کہ انہوں نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا۔اے شفیق! زیادہ گمان سے پرہیز کرو بعض گمان گناہ ہوتے ہیں یہ کہہ کر اٹھے اور چلے گئے۔

دوسری منزل پر میں نے دیکھا کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اسی حالت میں کہ ان کے جسم پرلرزہ طاری تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے میں ٹھہر گیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میریٰ جانب مخاطب ہوکر فرمایا ۔ اے شفیق یہ پڑھ

وَاِنی لَغفَاءٌ لِمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحَا ثُمَّ اهْتَدَ

اور میں اسکے گناہ کرتا ہوں جس نے توبہ کی ایمان لایااور نیک عمل کئے اوروہ ہدایت پا گیا۔

یہ کہہ وہ کروہ چلے گئے میں نے خیال کیا کہ یہ ابدال میں سے ہیں جنہوں نے دو مرتبہ میرے دل کی بات معلوم کرلی ہے تیسری منزل پر میں نے ان کو دیکھا کہ کوزہ ہاتھ میں لئے کنوئیں پر پانی لینے کی خاطر کھڑے ہیں ۔ جب میں نے کنوئیں کی جانب نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ پانی اوپر آ گیا ہے انہوں نے ہاتھ بڑھا کر پیالہ (کوزہ) بھرلیااور وضوکر کے چار رکعت نماز ادا کی اس کے بعد ریت کے ایک ٹیلے کی جانب گئے اور کوزے میں ریت ڈال کر اسے ہلاتے تھے اور پھر اس کو کھا رہے تھے میں نے ان کے پاس جا کر سلام کیا جس کا انہوں نے جواب دیا میں نے عرض کیا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت کیا ہے مجھے بھی عطا فرمادیں ۔انہوں نے فرمایا،اے شفیق! نعمت الٰہی ہمیں ظاہری اور باطنی طور پر ملتی ہے تم بھی عطا کنندہ کے بارے میں نیک گمان رکھو۔اس کے بعد انہوں نے کوزہ میرے حوالے کیا جب میں نے اس میں سے کھایا تو معلوم ہوا شہد و شکر ہے جس سے زیادہ خوب تر اور لذیذ تر میں نے کوئی چیز نہیں کھائی تھی میں نے خوب پیٹ بھر کر کھایااور کئی روز تک مجھے کھانے پینے کی حاجت نہ رہی اس کے بعد میں نے ان کو کبھی نہ دیکھا۔

جب میں مکہ معظمہ پہنچا تو دیکھا آدھی رات کے وقت کمال خشوع اور گریہ زاری کے ساتھ نماز میں مشغول ہیں اور صبح تک نماز پڑھتے اور طواف کرتے رہے جب وہ باہر چلے گئے تو میں بھی ان کے پیچھے چلا گیا لیکن سفر کی حالت کے بخلاف اس وقت بہت سے خادم اور غلام آپؒ کے گرد جمع تھے اور آداب بجالا رہے تھے میں نے حیران ہو کر ایک آدمی سے پوچھا کہ یہ کون ہیں اس نے کہا یہ حضرت امام موسیٰؒ بن امام جعفر صادقؒ ہیں۔ تب میں نے دل میں کہا کہ اس قسم کے عجائب وغرائب ان سے بعید نہیں۔

وصال:

آپؒ نے پچیس رجب المرجب ۱۸۳ھ میں خلیفہ ہارون الرشید کے عہد سلطنت میں وصال فرمایا۔ سفینۃ الاولیاء کے مطابق ہارون الرشید نے آپؒ کو قید خانہ میں مقید کر دیا تھا۔

اولاد:

آپؒ کے انیس بیٹے اور اٹھارہ بیٹیاں تھیں۔ تعداد اولاد میں اختلاف موجود ہے۔

حضرت سیّدنا اِمام علی رضا رضی اللہ عنہ

نام: علیؒ ابن امام موسیٰ کاظمؒ ہے۔ کنیت: ابوالحسن، القاب: رضا، مرتضٰی، ضامن ہیں۔ حضرت کی والدہ ماجدہ حضرت نکتمؒ تھیں جو حضرت حمیدہ کی کنیز تھیں۔ ایک شب حالت خواب میں حضور پرُ نور سرور دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت ہوئی آپ سرکارؐ نے حمیدہ سے فرمایا اس اپنی کنیز کو اپنے بیٹے امام موسیٰؒ کو بخش دو ان کے بطن سے ایک فرزند ہوگا جو مخلوق میں بہترین شخص ہوگا۔

ولادت باسعادت:

بروز جمعہ گیارہ ذوالحج ۱۴۸ یا ۱۵۳ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ امام علیؒ رضا کے دست حق پرست پر شیخ المعروف کرخیؒ مسلمان ہوئے جو پہلے پارسی تھے۔ آپؒ کی خدمت میں رہ کر سلوک کی منزلیں طے کیں اور تعلیم مکمل ہونے پر خلافت کے تاج سے سرفراز ہوئے

اور آپؒ سے بے شمار لوگوں نے فیض حاصل کیا۔

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں امام علی رضاؒ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اچانک ایک چڑیا نے آ کر اپنے آپ کو آپؒ کے سامنے ڈال دیا وہ بول رہی تھی اور اضطراب میں دکھائی دیتی تھی۔

امام عالی مقام نے ہم حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ یہ چڑیا کیا کر رہی ہے میں نے عرض کیا اللہ اُس کا رسول ﷺ اور ابن رسول (علیہ وسلم) بہتر جانتے ہیں، فرمایا یہ کہتی ہے میرے گھونسلے میں سانپ داخل ہونے والا ہے اور میرے بچوں کو کھانا چاہتا ہے پس آپؒ نے فرمایا۔ اُٹھو اور اس کے گھونسلے سے سانپ کو مار ڈالو۔ میں نے اُٹھ کر دیکھا تو واقعی سانپ گھونسلے کے گرد چکر کاٹ رہا تھا چنانچہ میں نے اُس کو مار ڈالا۔ روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو اسماعیلؒ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سندھی زبان میں سلام عرض کیا آپ نے اُسے اُسی زبان میں جواب دیا اس کے بعد اس نے سندھی زبان میں سوالات کئے اور آپؒ نے سندھی زبان ہی میں جوابات دیئے پھر وہ کہنے لگا یا حضرت میں عربی زبان نہیں جانتا۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے عربی زبان آسان فرمادیں۔ آپؒ نے اس کے لبوں پر اپنا دست شفق مس کیا جس کی برکت سے وہ عربی بولنے کے قابل ہو گیا۔

وصال باکمال:

مامون الرشید نے آپؒ کو زہر آلود انگور کھلائے جس کے سبب آپؒ نے شہادت پائی۔ آپؒ نے صفر یا رمضان المبارک ۲۰۳ھ میں وصال فرمایا۔ سفینۃ الاولیاءؒ کے مطابق ہارون الرشید کے قبہ میں آپ کا روضہ ہے۔ اور وہ اس سرائے میں ہے جو حمید القطبی ایطائی سرائے کہلاتی ہے اب وہاں ایک شہر آباد ہے جس کا نام مشہد ہے جو ایران میں ہے۔

اولاد:

آپؒ کے پانچ فرزندان اور ایک دُختر تولد ہوئیں تعداد میں اختلاف ہے۔

حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ

کنیت آپ کی ابوجعفر اور جعفر ثانی بھی رکھتے ہیں لقب تقی و جواد نام والدہ آپ کی خیزان یا ریحانہ ولادت آپ کی مدینہ منورہ میں ۱۰ رجب روز جمعہ ۱۹۵ھ کو ہوئے۔

نام: محمد ابن امام علی رضا ہے۔

کنیت: ابوجعفر ثانی جبکہ القاب تقی اور قانع ہیں

والدہ: ریحان (فیزیان) یا سکینہ تھیں

ولادت: آپؓ بروز جمعہ ۱۷ رمضان المبارک یا ۱۱ رجب المرجب ۱۹۷ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

فضائل و کمالات:

روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ مدینہ منورہ تشریف لے جا رہے تھے جب کوفہ پہنچے تو شام کے وقت ایک مسجد میں قیام فرمایا۔ مسجد کے صحن میں ایک درخت تھا جس پر ابھی پھول نہیں آیا تھا۔

حضرت امامؓ نے پانی کا کوزہ منگوا کر اس کے نیچے وضو کیا اور شام کی نماز با جماعت ادا کی بعد ازاں درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے آپؓ کے بیٹھتے ہی درخت پر پھل آ گیا لوگوں نے تازہ اور میٹھی مویز (کشمش) تبرک کے طور پر حاصل کی۔

حضرت امامؓ کی عمر شریف گیارہ سال کی تھی ان دنوں بغداد کی کسی گلی میں اپنے ہم عصر بچوں کے ہمراہ کھڑے تھے اتنے میں ادھر سے شکار کی غرض سے جاتے ہوئے مامون الرشید کا گزر ہوا سب لڑکے ادھر اُدھر منتشر ہو گئے لیکن آپؓ جہاں کھڑے تھے وہیں پر کھڑے رہے مامون نے قریب آ کر دریافت کیا۔ کیا بات ہے جب دوسرے سب لڑکے بھاگ گئے تو تم کیوں نہیں بھاگے آپؓ کو خداوند کریم نے عقل و دانش عطا فرمائی تھی پس جواب دیا میں مجرم نہیں تھا اور آپؓ بھی کسی کو جرم کے بغیر سزا نہیں دیتے۔ مامون الرشید اس بھولپنے اور معصومانہ باتوں سے بے حد متاثر ہوا۔ پوچھا تم کس کے بیٹے ہو [illegible] فرمایا۔

امام علی رضاؓ میرے والد بزرگوار ہیں مامون الرشید اس حد تک متاثر ہوا کہ کچھ عرصہ بعد اپنی بیٹی اُمّ الفضل کا نکاح آپؓ سے کر دیا۔

وصال:

آپؓ نے ۴ یا ۱۴ ذوالحجہ ۲۲۰ھ خلیفہ معتصم کے عہد حکومت میں وصال فرمایا بعض مورخین کے نزدیک معتصم نے آپؓ کو زہر دلوا کر شہید کروا دیا مزار مبارک بغداد میں اپنے جدِ امجد امام موسیٰ کاظم کے قریب ہے۔

اولاد:

آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ایک دوسری روایت کے مطابق دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔

امام علی رضاؓ میرے والد بزرگوار ہیں ماموں الرشید اس حد تک متاثر ہوا کہ کچھ عرصہ بعد اپنی بیٹی اُمّ الفضل کا نکاح آپؓ سے کر دیا۔

حضرت امام محمد نقی رضی اللہ عنہ

کنیت آپ کی ابوالحسین اور جعفر ثانی کہتے ہیں لقب ہادی زرکی و عسکری اور مشہور بہ نقی ہین اور نام محمد۔والدہ آپ کی شمانہ اور بقوے اُمّ الفضل بنت مامون رشید۔ولادت آپ کی مدینہ منورہ میں ۱۳ رجب ۲۲۴ھ کو ہوئی۔

نام=علیؓ بن امام محمد تقیؓ

کنیت،ابوالحسن:القاب نقی۔ہادی۔عسکری اور مرتضٰی ہیں۔

والدہ=محترمہ اُمّ الفضل (شبانہ) بنت مامون الرشید

ولادت=۱۳ رجب المرجب ۲۲۴ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

فضائل امامؓ

جب آپ کے فضائل،شرافت اور خاندانی نیک نامی آپؓ میں نمایاں ہونا شروع

ہوئی تو اُمت محمدیہ (ﷺ) کا اژدھام دن بدن آپ کے گرد بڑھتا چلا گیا اس چیز نے عباسی خلیفہ متوکل کو حسد کی آگ میں خوب جلایا تو اس نے حکم دیا کہ علی نقی کو مدینہ منورہ سے پچاس کوس دور عراق کے علاقہ سرمن رائے میں مقام ساحرہ پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ اس کے حکم پر جب آپؑ کو ساحرہ کے ایک تکلیف دہ مقام پر پہنچا دیا گیا تو آپؑ کے ایک دوست صالح بن سعید نے آپ کی خدمت اقدس میں آ کر عرض کیا کہ ابن رسول اللہ (ﷺ) ان لوگوں نے آپ کے خاندان سے نفرت کی وجہ سے آپ کو اس ویرانے میں قید کر رکھا ہے تو آپ نے فرمایا اے ابن سعید تم ابھی اس مقام میں ہو یہ کہہ کر آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا تو خوش وخرم باغات بہتی ہوئی نہریں اور بلند محلات ومکانات ظاہر ہو گئے یہ دیکھ کر ابن سعید کو حیرت ہوئی۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر فقر وفاقہ کی شکایت کی آپ نے چابک زمین پر مارا تو اس سے پانچ سو دینار برآمد ہوئے وہ آپ نے اس کے حوالہ کر دیئے روایت ہے کہ متوکل کا ایک مکان مختلف قسم کے حشرات ودیگر سے بھرا ہوا تھا اور ہر وقت بے ہنگمی کا زور رہا مگر جب آپؑ وہاں جاتے تو ہر چیز خاموش ہو جاتی اور جب باہر تشریف لے آتے تو پھر شور مچانا شروع کر دیتے۔

وصال:

آپؑ نے جمعہ کے روز ۸ ربیع الاوّل یا ربیع الاخر ۲۶۰ میں عباسی خلیفہ معتمد کے عہد میں وصال فرمایا۔ مزار اقدس سامرہ میں مرجع خلائق ہے۔

اولاد امجاد:

ایک روایت کے مطابق آپ کے چار پسران تھے۔ دوسرے قول کے مطابق پانچ پسران اور ایک دختر سیدہ عائشہ تھیں۔

(۱) ابومحمد حسن عسکری (۲) سید جعفر تواب (۳) سید عبداللہ علی اکبر
(۴) سید محمد المعروف صاحبزادہ محمد (۵) سید حسین

حضرت ابوابراہیم عبداللہ علی اکبرؒ بن امام علی نقی

آپؒ کا اسم گرامی عبداللہ اور کنیت ابوابراہیم ہے جبکہ القابات میں علی اکبر اور سید الزاہدین آپ امام علی نقی کے فرزند باکمال ہیں۔

ولایت : ۲۴۸ھ میں ہوئی۔

وصال : ۲۹۲ھ میں وصال باکمال فرمایا۔

آپ کا جائے مدفن سرمن رائے میں ہے۔

فضائل ومناقب کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی (ماخوذ انوار مودود وااذ کار مودود)

حضرت ابوالحسینؒ بن عبداللہ بن امام علی نقی

اسم گرامی حسین، کنیت ابومحمد اور لقب عابد ہے۔

ولادت باسعادت: ۲۸۰ھ میں ہوئی۔ آپ کے فضائل ومناقب بھی نہ حاصل ہوسکے۔

وصال وباکمال: ۳۲۴ھ ہے آپؒ کا مدفن مدینۃ المنورہ میں ہے۔

حضرت ابوعبداللہ محمدؒ

آپؒ کا اسم گرامی محمد کنیت ابوعبداللہ

القاب سیدالورح اور سیدالجواد ہیں

ولادت باسعادت : ۲۹۵ھ میں آپؒ پیدا ہوئے۔

وصال باکمال : ۳۵۲ھ میں آپؒ کا وصال ہوا۔ جائے مدفن مکہ المکرّمہ میں ہے۔

حضرت ابوابراہیم

نام ونسب: اسم گرامی ابراہیم ابن محمد ابن حسین ابن عبداللہ ابن امام علی نقیؒ

کنیت: ابوجعفر لقب: المجتہد ہے۔ آپؒ کی سن ولادت معلوم نہ ہوسکا۔

وصال باکمال: ۳۷۰ھ میں وصال فرمایا مزار شریف خراسان میں ہے۔

حضرت ابوالنصر سمعانؒ

اسم مبارک: سمعان کنیت ابوالنصر اور لقب نبیل ہے۔

نسب = ابوالنصر سمعان بن ابراہیم بن محمد بن حسین بن عبداللہ بن امام علی نقی علیہ السلام آپؒ کی زندگی کا بیشتر حصہ شام میں بسر ہوا۔ حضرت خواجہ محمد چشتی بن خواجہ ابو احمد بن سلطان فرسنافہ چشتی جو کہ چشت صوبہ ہرات میں تھے حضرت خواجہ محمد ابدال چشتی کی ہمشیرہ رفاقت برادر کے سبب غیر شادی شدہ تھی جن کا مشغلہ عبادت و ریاضت تھا۔ آپؒ نے ایک رات خواب میں اپنے والد سید ابو احمد ابدالؒ چشتی کو دیکھا کہ فرمایا شام میں ایک شخص ہے جس کا نام محمد سمعان ہے جو زہد و ورع اور علم و فن میں یکتا ہے اس سے اپنی ہمشیرہ کا عقد کرو۔ چنانچہ حضرت سمعان کو شام سے بلوایا گیا اور آپؒ کی ہمشیرہ سے عقد ہوا۔ حضرت محمد سمعان نے ۳۹۸ھ میں وصال فرمایا۔ ایک روایت کے مطابق خواجہ محمد چشتی کو حضور سرور عالم (ﷺ) حضرت سمعان سے متعلق بشارت دی تھی۔ آپ کا مزار شریف ہرات افغانستان میں ہے۔

حضرت خواجہ ابو یوسف ناصر الدین چشتی

نام = سید یعقوب کنیت، ابو یوسف

القابات، ناصر الدین (علم علا سید الاولیاء از کیا)

ولادت = آپؒ کی ولادت باسعادت ۳۶۲ھ دوسرے قول کے مطابق ۳۷۵ھ کو چشت میں پیدا ہوئے۔

والدہ ماجدہ = عصمت خاتون بن خواجہ سید ابو احمد بن سلطان فرسناقہ بن سید ابراہیم بن سید یحیٰ بن سید عبدالمعامی بن سید ناصر الدین بن عبداللہ بن سید امام حسن مثنیٰ بن سید امام حسن مجتبیٰ بن امام المتقین حضرت علیؓ بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکرم۔

ہجرت برائے خراسان و چشت

کتاب بحرالانساب میں لکھا ہے کہ جس وقت حجاج بن یوسف نے عرب کے اکثر سادات اوران کی اولاد کوقتل کروایا شروع کیا تو سادات کرام نے مدینۃ المنورہ اور مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے خراسان اور صوبہ ہرات کے مختلف علاقوں میں آباد ہوئے۔ چنانچہ انہیں خاندانوں میں سلطان فرسنافہ (سادات چشت کے سردار) بھی یہاں آباد ہوئے رفتہ رفتہ اس علاقے کی آب وہوا آپ کوموافق آ گئی۔ چنانچہ مستقلاً سکونت اختیار فرمائی۔ محمد سمعان بن ابراہیم بن محمد بن حسین بن عبداللہ علی اکبر بن امام علی نقیؓ کا خاندان بھی شام سے خراسان چشت میں منتقل ہو گیا۔

نسبت وخرقہ خلافت:

آپؒ بیعت کے ارادہ سے اپنے ماموں حضرت خواجہ ابومحمد چشتی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ کی تعلیم وتربیت آپؒ کے ماموں کے ذمہ تھی حضرت خواجہ ابواحمد چشتی نے بیعت کے بعد آپؒ عبادت وریاضت میں مصروف ہوئے آپ کے مرشد نے آپ کو ناصرالدین کا خطاب عطا فرمایا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ اے ناصرالدین سارا علم خدائے بزرگ وبرتر کو ہے سوائے اس کے جو وہ اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

مرید کر لینے کے بعد ارشاد فرمایا اے ناصرالدین سات مرتبہ میرا نام لے کر آسمان کی جانب دیکھو حکم کی تعمیل پر عرش معلٰی تک سارے حجابات دُور ہو گئے مزید ارشاد فرمایا اب سات بار پھر میرا نام لے کر زمین کی جانب دیکھو حکم کی تعمیل پر تحت الثریٰ تک سب کچھ عیاں ہو گیا۔ بعدازاں حضرت خواجہؒ نے وہ اسم اعظم جو حضرت خضر سے حاصل کیا تھا آپ کو بتلایا اس کے معلوم ہوتے ہی تمام علوم لدنی اور اسرار ربانی ظاہر ہو گئے پھر اپنا خرقہ پہنا کر خلافت واجازت سے نوازا اور اپنے سجادہ پر بٹھایا۔

نکاح مسنون:

ایک مرتبہ آپؒ ہرات تشریف لے گئے واپسی پر کنک نامی گاؤں سے آپ کا گزر ہوا۔ وہاں ایک درویش رہتے تھے رات آپ نے ان کی رہائش گاہ پر بسر کی ان بزرگ کی

ایک پاکبازلڑکی تھی رات کوانہوں نے خواب دیکھا کہ چودھویں رات کا چاند ان کی گود میں اُتر آیا ہے صبح کے وقت والد صاحب گھر تشریف لائے تو بیٹی نے رات خواب والد صاحب کے گوش گزار کیا۔ درویش اپنی بیٹی کا خواب تعبیر کے لئے خواجہ ابو یوسف چشتی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے کہ آپ اپنی بیٹی میری زوجیت میں دے دو۔ درویش نے بیٹی کو فرمایا جو رات کو چاند دیکھا تھا وہ ہمارے گھر میں موجود ہے بیٹی کی رضا مندی کے بعد اپنی دختر نیک اختر کا نکاح حضرت خواجہ ابو یوسف سے کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ایک عرصہ بعد خواجہ قطب مودود حق تولد ہوئے اور دوسرے صاحبزادہ خواجہ شیخ تاج الدین ابوالفتح تولد ہوئے۔

وصال باکمال:

۳ رجب المرجب ۴۵۹ء خلیفہ ابوجعفر کے عہد حکومت میں وصال فرمایا سلطان قطب الدین مودود حق جانشین مقرر ہوئے۔

حضرت خواجہ سید قطب الدین مودود حق چشتیؒ

نام=قطب الدین کنیت القابات

ابی حمد قطب الدین مودود شمع صوفیاں چراغ چشتیاں محبوب پروردگار

قطب الاقطاب مودود حق

ولادت=سن ۴۳۰ھ چشت شریف

نسب=قطب الدین ابن ابو یوسف ناصر الدین ابن خواجہ محمد سمعان ابن ابراہیم ابن سید محمد ابن سید حسین ابن سید عبداللہ علی اکبر ابن سید امام علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعلیم وتربیت:

خواجہ مودود حق نے سات سال کی عمر میں قرآن حکیم حفظ کرلیا اور سولہ سال کی عمر میں تمام علوم دینیہ سے فارغ ہوکر اپنے والد گرامی کے دست حق پر بیعت ہو گئے اور عبادت و

ریاضت میں مشغول ہو گئے آپ مادرزاد ولی تھے پانچ روز بعد افطار کرتے اور تین لقموں سے زیادہ نہ لیتے۔ تیس برس تک خواب استراحت نہ فرمایا اور محنت شاقہ سے قرب خداوندی حاصل کیا۔

خرقہ خلافت:

آپؒ کے والد ماجد نے آپ کو اجازت خلافت سے سرفراز کیا اور کمبل پہنایا تو فرمایا کہ اے مودود یہ کمبل حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہے اس کو وہ ہی پہنے جو صاحب ریاضت ہو اور تم میں نیک بختی اور سعادت کے اثرات نمایاں ہیں اس لئے تمہیں دے رہا ہوں پھر حضرت خضر علیہ السلام کا سکھایا ہوا اسم اعظم عطا کیا اسم اعظم سکھلاتے ہی ان پر عمل الدنی ظاہر ہو گیا یہاں تک کہ جو بھی آپؒ سے مرید ہوتا عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک اس پر ظاہر ہو جاتا۔

رجال الغیب اور اجنہ کی حاضری:

ایک بار آپ شکار پارٹی کے ساتھ شکار کو جنگل میں تشریف لے گئے وہاں جنگل میں ایک سرائے دیکھی اور آپ خاموشی سے تنہا اس سرائے میں داخل ہو گئے اور عبادت میں مشغول ہو گئے اور دوسرے لوگ شکار گاہ کی طرف چلے گئے آپ عبادت میں مصروف تھے کہ آپ کے گرد بارہ ہزار جنات جمع ہو گئے جو اس سرائے میں مقیم تھے اور وہ تمام جنات حضرات حضرت شیخ ابواحمد چشتی کے مرید تھے حضرت خواجہ مودود چشتی کے ساتھی شکار کے بعد آپ کی تلاش میں سرائے پہنچ کر آپ کے قدم بوس ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ آپ سرکار ایک اونچی جگہ پر رونق افروز ہیں اور چاروں طرف سبز لباس میں ملبوس رجال الغیب اور جن بیٹھے ہوئے ہیں کچھ زمین پر سر رکھے ہوئے ہیں اور کچھ آمد و رفت کر رہے ہیں شکاریوں نے وہاں پہنچ کر جو کچھ شکار کیا تھا سامنے پیش کیا ان جانوروں میں کچھ دودھ دینے والے جانور زندہ بھی تھے۔ خواجہ صاحب نے شکاریوں کو ان جانوروں کا دودھ دوہنے کا حکم دیا لوگوں نے تعمیل حکم کیا اور کافی دودھ فراہم کر لیا حالانکہ ان میں دودھ دینے کے لائق اس وقت کوئی نہ تھا۔

اس کرامت کو دیکھ کر اتنی شہرت ہوئی کہ لوگ جوق در جوق ہر طرف سے آ کر مرید ہونے لگے اور شکار میں جو لوگ ساتھ گئے تھے وہ فوراً حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔

زیارت کعبۃ اللہ شریف:

حضرت خواجہ مودود حقؒ کو جب خانہ کعبہ کے طواف کی خواہش ہوتی وہ چشم زدن میں وہاں پہنچ جاتے اور حج ادا کر کے واپس ہو جاتے۔ اگر کبھی آپ بیمار اور مضمحل ہوتے تو رب العزت فرشتوں کو حکم دیتا کہ خانہ کعبہ کو حضرت کے سامنے کر دو اور پھر آپؒ طواف اور نماز سے فارغ ہوتے اور فرشتے خانہ کعبہ واپس لے جاتے اور کبھی آپ ہوا کے دوش پر سوار ہو کر کعبۃ اللہ اور روضہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حاضری سے مشرف ہو جاتے۔

ذوق سماع

حضرت خواجہ قطب الدین مودود حق اوّلین چشتی سماع بہت ذوق سے سنتے تھے اور اس کا اہتمام کرتے تھے جس میں کثرت سے اولیاء اور مشائخ علماء باطن شریک ہوا کرتے تھے محفل سماع کا آغاز اور اختتام قرآن پاک سے ہوتا اور حاضرین کے لئے طرح طرح کے کھانے کا وافر انتظام کیا جاتا ایک روز آپ دوران محفل سماع نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور کچھ دیر بعد ظاہر ہوئے ایک درویش نے آپ سے دریافت کیا آپ کیسے ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں فرمایا جب تک ہمیں جواب دینے کا حکم نہیں ملے گا خاموش رہیں گے دوسرے روز وہ بزرگ پھر آ گئے اور اپنا سوال دہرایا آپ نے ارشاد فرمایا حق تعالیٰ کا ایک مقام ہے جس کا نام نور اسود ہے اس مقام تک بجز سماع کسی کی رسائی نہیں۔ جب صاحب سماع اس مقام تک پہنچتا ہے تو خلق کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے ظاہر میں لوگ گمان کرتے ہیں کہ غائب ہو گیا لیکن اصل میں وہ موجود رہتا ہے محبوب اس کو فرط محبت میں اپنے لباس سے ملبوس کرتا ہے اور وہ محبوب کے نور میں چھپ جاتا ہے جس طرح کہ ستارہ نور

آفتاب میں گم ہو جاتا ہے اس وقت اسے سوائے محبوب حقیقی کے پاس ولی کامل کے جو عرفان کے بلند ترین مقام پر فائز ہوتا ہے دوسرا کوئی بشر نہیں دیکھ سکتا۔

مریداور خلفاً عظام:

حضرت خواجہ ؒ کے مریدین چشت سے بیت المقدس بلخ بخارا ایران اور برصغیر اور کوہ قاف تک پھیلے ہوئے تھے اور آپ کے دس ہزار خلفاً باکمال اور کاملین روزگار تھے یہ تعداد انسانوں جنات اور دیو غیرہ میں پائی جاتی تھی۔

وصال باکمال:

حضرت خواجہ سلطان قطب الدین چشتی قدس سرہ العزیز جب صاحب فراش ہوئے وصال کے روز آپؒ بار بار دروازہ کی جانب دیکھتے تھے جیسے کسی بہت ہی عزیز ہستی کا انتظار ہو۔اسی اثناء میں ایک شخص نورانی چہرہ اور پاکیزہ لباس کے ساتھ اندر آیا۔آداب بجا لایا بعد ایک ریشمی کپڑے کا ٹکڑا پیش کیا۔جس پر سبز خط سے چند سطریں تحریر تھی حضرت خواجہ نے اس کپڑے کو ایک نظر دیکھا اور اپنی آنکھوں پر رکھا اور جان آفریں اللہ تعالیٰ کے حوالے کردی۔تجہیز و تکفین کے بعد لوگوں نے نماز جنازہ ادا کرنا چاہتے تھے کہ ایک ہیبت ناک آواز آئی جس کی دہشت سے لوگ درہم برہم ہوگئے بہت سے رجال الغیب پہنچے پہلے انہوں نے نماز جنازہ ادا کی ان کے بعد جنات اور دیو آنے لگے پھر ہزاروں پری زاد پہنچنے شروع ہوئے باری باری سب نماز جنازہ پڑھتے جاتے۔اس کے بعد آپ کے بے شمار مریدین طریقت اور خلفاء نے نماز ادا کی جب سب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو جنازہ کا تابوت خود بخود اٹھا اور ہوا میں تیرتا ہوا مقام مزار شریف جو پہلے سے جگہ منتخب تھی پہنچا۔اس کرامت کو دیکھ کر دس ہزار ایسے لوگ جو اسلام سے بے گانہ تھے مشرف بہ اسلام ہوئے اور خاندان چشتی مودودی میں بیعت ہوئے۔اب تک جو شخص تین دن آپ کے مزار پر انوار پر حاضر [illegible] حکم سے وہ اپنی منزل مراد کو پہنچ جاتا۔آپ کی اولاد [illegible]

کسی کو کوئی مشکل پیش ہوتی آپؒ کا نام لینے سے وہ مشکل آسان ہو جاتی۔ یکم رجب المرجب ۵۲۷ھ مزار پرانوار ہرات سے دومنزل کوہ دوسرا نام مشاقلات مرجع خلائق ہے۔

حضرت سید ابی احمدؒ مودود چشتیؒ

نام: ابی احمد، کنیت: نجم الدین، القاب: مشتاق، سید الفقیہ

ولادت: ۱۱ ربیع الاوّل بروز جمعتہ المبارک ۴۹۲ھ یا ۵۰۷ھ حضرت خواجہ سید نجم الدین ابی احمدؒ عالم و فقیہ بلند مرتبت شیخ طریقت استاد شریعت تھے۔ سخاوت کا دریا، استقامت کا کوہ گراں تھے علم کی دولت امام حسن علیہ السلام سے اور شجاعت کی تابش امام حسین علیہ السلام سے ملی تھی اپنے آباؤ اجداد کا حسین ترین نمونہ تھے اخلاق حسنہ کا پورا چمنستان تھے۔ سید ہیں۔ آل رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں ابن بتولؓ گلشن رسالت کا حسین پھول و بارگاہ رسالت میں مقبول ہیں۔

ایک رات آپؒ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خواب میں ارشاد فرمایا۔ "اگر تم ہمارے مشتاق نہیں (تو کیا ہوا) ہم تو تمہارے مشتاق ہیں۔ حضرت خواجہ ابی احمد نے جب حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ خطاب سنا تو صبح سویرے ہی وارفتگی کے عالم میں لباس تبدیل کیا اور اپنے تین خاص مریدوں کو ساتھ لیا اور سرزمین حجاز مقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ چنانچہ جب آپ مکہ معظّمہ پہنچے عمرہ ادا کیا اور زیارت کعبۃ اللہ سے فارغ ہو کر سیدھے مدینہ منورہ روضہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہوئے اور چھ ماہ تک قیام کیا اپنے جد امجد کے مزار اقدس کے ساتھ عشق و محبت کا یہ عالم تھا کہ اکثر صبح سے شام تک نہایت ادب و احترام کے ساتھ کھڑے رہتے۔ جب نماز کا وقت ہوتا نماز اُدا فرماتے اس کے بعد خود کو سینے پر گھسیٹتے ہوئے بارگاہ رسالتؐ پناہ میں آ کر کھڑے ہو جاتے آپ کے اس انداز والہانہ کو دیکھ کر خادمین حرمؐ نے ان پُر اشتیاق امور میں حائل ہونا چاہا اور ارادہ کیا کہ جس مقام پر آپ کھڑے ہوتے ہیں یہ جگہ تبدیل کر دیں یا یہ یہاں سے چلے جائیں تو روضۂ رسول سے یہ آواز آئی جیسے۔ ۔ ۔ لَا تُؤذوہ فَاِنَّہٗ

مُشْتَاقُنَا ۔انہیں تکلیف نہ دو کیونکہ یہ ہمارے مشتاق ہیں اسی کے بعد خدام حرم نبوی آپ کے ساتھ بڑے احترام و عقیدت سے پیش آئے روضہ رسول کی زیارت سے روح مطہرہ کو معطر اور قلب کو منور فرما کر واپس بغداد شریف میں تشریف لائے ۔شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین عمر سہروردی قدس سرہ جو امام طریقت سہروردیہ ہیں سے ملاقات فرمائی شیخ نے بڑے پرتپاک طریقے سے آپ کا استقبال کیا اور اپنے ہاں ٹھہرنے کی دعوت دی۔

مدرسہ وکتب خانہ:

حضرت خواجہ سید نجم الدین ابی احمدؒ آپؒ اپنے والد کے جانشین مقرر ہونے کے بعد حلقہ ارادت کو وسیع کیا درس و تدریس کے کام کو از سر نو زیب و آرائش کی اور محدثین و مفسرین و محققین فقہا و متجر و علماء کرام کی رہنمائی فرمائی۔آپؒ کے مدرسہ میں بیک وقت دو ہزار تین سو طلبہ علوم ظاہری و باطنی حاصل کرتے تھے۔آپ کا بہت بڑا کتب خانہ اور خواجگان چشت کی تمام تصانیف موجود تھی جو تاتاریوں اور چنگیزیوں کے لشکروں کے ہاتھوں ضائع ہوئی جیسے بغداد کو تاراج کیا اور عباسی خلیفہ معتصم باللہ کو قتل کیا ایسے ہی چشت شریف کے مدرسہ اور کتب کو بھی بلائے خانماں سوز سے سالم نہ رہ سکے۔

اولاد:

حضرت خواجہ ابی احمد کے تین صاحبزادے تھے۔

(۱) حضرت سید خواجہ بہاؤالدین محمودؒ

(۲) حضرت خواجہ سید نظام الدین علیؒ

(۳) حضرت سید خواجہ رکن الدین حسینؒ

وصال مبارک:

۴ رمضان المبارک ۵۷۷ھ مزار پر انوار چشت صوبہ ہرات افغانستان

سید رُکن الدین حسینؒ بن ابی احمدؒ بن مودودؒ حق چشتی

نام: سید رکن الدین محمد،   کنیت: ابوعلی = محمد، حسین

ولادت: ۵۲۸ھ چشت شریف

حضرت رکن الدین حسین نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور ایک عرصہ تک تحصیل علم کے ساتھ ساتھ علم الدنی بھی حاصل کیا اپنے والد سے دست بیعت ہوئے اور روحانی منازل طے شروع کی آپؒ کے بڑے بھائی سید بہاؤ الدین محمود عالم فاضل ہوئے اور درس و تدریس میں مشغول ہو گئے دوسرے بھائی سید خواجہ نظام الدین علی، علوم ظاہری اور باطنی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ زراعت کی طرف مائل ہوئے۔

حضرت سید رُکن الدین محمد نے مسند خواجگی پر جلوہ افروز ہونے کے بعد سلسلہ چشت کو بہت ترقی دی اور بے شمار لوگ آپؒ کے دست شفقت پر بیعت ہوئے اور فقر کی منازل طے کرتے ہوئے خاصانِ خدا ہوئے۔ یہ زمانہ عہد مخر الدین محمود سلطان غیاث الدین کا تھا۔ ایک رات آپ نے اپنے والد سید ابی احمدؒ چشتی کو خواب میں دیکھا۔ والد صاحب نے فرمایا کہ چنگیز خان کا لشکر آئے گا شہر میں ان سے پرہیز کرنا۔ جب آپ بیدار ہوئے تو محاذ کے علاقے پر دھواں دھار بارش ہونے لگی اور دن رات علاقے پر سرخ رنگ پھیلنے لگا۔ آپؒ نے فرمایا کہ مجھے اسلامی ملکوں پر افسوس ہے ان ملحدوں کی خباثت اور بد شریعت کے سفید لباس کو میلا کر دے گی اور انہوں نے اپنے والد کی وصیت کو جو انہوں نے خواب میں کی تھی پورا کیا اور اپنے دونوں بیٹیوں اور بھائیوں کو لیکر اور اہل خانہ عزیز و اقارب کو ساتھ لے کر علاقہ غور کی طرف چل پڑے اور علاقہ ساغر پہنچے جہاں کا حاکم قطب الدین حسن تھا اور وہ خواجہ رُکن الدین کے معتقدین میں سے تھا انہوں نے خواجہ صاحب اور آپ کے خاندان کا بڑا احترام کیا اور اعزاز و اکرام کے ساتھ قلعہ میں رکھا۔ تاتاریوں کا لشکر اس قلعہ تک بھی آ پہنچا اور چھ ماہ تک اس کا محاصرہ کیا جبکہ قلعہ کے اندر خوراک اور پانی کی شدید قلت ہوگئی اور قلعے کے اندر لوگ نہایت تکلیف اور پریشانی میں مبتلا ہو گئے ایک دن ملک

قطب الدین حسن نے ایک لوٹا پانی سے وضو کیا اور وضو کا مستعمل پانی ایک برتن میں جمع کر کے خواجہ صاحب کے گھوڑے کو دیا۔ جب نوبت یہاں تک پہنچی تو اہل قلعہ خواجہ صاحب کے پاس جمع ہوئے اور ان سے عرض کی کہ آپ اپنے جدامجد پاک کو شفیع لا کر اللہ عزوجل سے اس مشکل میں مدد مانگیں تا کہ یہ مشکل آسان ہو جائے۔ حضرت خواجہ نے دست نیاز بلند کیا اے پیاسوں کو پانی دینے والے یہ وقت ہے کہ پیاسوں کو اپنی عنایت سے پانی پلا دے خواجہ صاحب دعا سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔ جب کف ران نے اس واقعہ کو دیکھا تو مایوس ہو کر محاصرہ ختم کر کے چلے گئے اور علاقہ ساغر میں امن قائم ہوا اور خواجہ سید رکن الدین چشتی نے واپس چشت شریف جانے کا ارادہ ظاہر کیا والئی ساغر قطب الدین حسن نے دھلی جانے کی اجازت لی آپؒ نے اپنے بڑے بیٹے خواجہ محی الدین کو خلافت اور خلعت سے نواز کر قطب الدین حسن کے ساتھ دہلی جانے کی ہدایت کی اور حکم دیا ہندوستان میں دین اسلام کی تبلیغ کی جائے آپ ہندوستان میں آ کر دین واسلام کی تعلیم و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ اور آپ نے مستقل سکونت دہلی میں قائم کی اور آپ کی اولاد امجاد گجرات دھلی آگرہ شیخوپورہ برناؤ بریلی اور مختلف جگہوں میں موجود ہے۔ حضرت خواجہ سید رُکن الدین نے واپس چشت شریف پہنچ کر زیارت خواجگان سے فارغ ہوئے اور آپ کے اکثر عزیز وا قارب اور مریدین کو تاتاریوں نے شہید کر دیا تھا اُور جو بچ گئے تھے وہ بھی انتہائی پریشانی اور تکلیف میں تھے حضرت سید خواجہ رُکن الدین چشتی نے اپنے چھوٹے بیٹے سید نظام الدین احمد کو خلافت سے سرفراز کر کے چشت شریف میں اپنا جانشین مقرر کیا اور خواجگان چشت کی تعلیم و تربیت از سرنو شروع کی اور خواجگان چشت کے فیض روحانی سے علاقے کو روشن و منور فرمایا۔

سید نظام الدین احمد بن سید رُکن الدین حسین بن سید ابی احمد نجم الدین چشتیؒ

نام: سید نظام الدین احمد، لقب: سید العابد، ولادت باسعادت: ۵۸۳ھ چشت شریف
تعلیم و تحصیل: آپؒ نے اپنے والد ماجد سے کی۔

حضرت سید نظام الدین احمد بن سید رُکن الدین مودود چشتی قدس سرہ نے تحصیل علم کے بعد والد ماجد سے بیعت کی اور آپ مجاہدہ میں مشغول ہوئے اور روحانیت کی تعلیم مکمل ہونے پر حضرت خواجہؒ نے اپنے دست مبارک سے تاج خلافت زیب تن کیا اور آغوش میں لے کر علم الدنی سے منور فرمایا اور اپنا جانشین مقرر فرمایا۔

آپؒ کی شادی سجادہ نشینی کے بعد آپ کے خاندان میں ہوئی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا آپؒ نے بچہ کا اسم مبارک سید قطب الدین محمد رکھا اور دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ خواجگان چشت کے فیض سے مالا مال فرمائے اور سلسلہ کا رہنما بنائے آپؒ عبادت و مجاہدہ، زُہد، وتقوی میں خواجگان چشت کی مثل تھے۔

وصال پاک:

۶۲۴ھ چشت شریف میں ہی مزار پُرانوار مرجع خلائق ہے۔

حضرت خواجہ سید قطب الدین محمد

نام: قطب الدین بن نظام الدین احمد بن رُکن الدین بن ابی احمد چشتی
کنیت: محمد

حضرت قطب الدین محمدؒ نے والد گرامی سے قرآن حکیم کی تعلیم حاصل کی عبادت و ریاضت کی طرف طبیعت مائل تھی بارہ سال کی عمر میں والد صاحب کے وصال کے بعد حضرت خواجہ محی الدین علی جو آپ کے تایا حقیقی تھے اور دہلی میں موجود تھے۔ عرض داشت پیش کی جسے لے کر خواجہ رُکن الدین مودودی چشتی کے خلیفہ خواجہ زور اور خواجہ غور دھلی میں

حضرت خواجہ محی الدین ؒعلی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سید قطب الدین محمد چشتی اور خاندان چشت کی طرف سے التجا کی کہ آپ ہندوستان سے چشت تشریف لا کر لوگوں کو اپنی زیارت سے مستفید فرمائیں اور اپنے جمال جہاں آراء کے فیض سے مزارات چشت کو منور فرمائیں اور اپنی محبت کی شراب سے بیماران عشق کو شراب معرفت سے جلا بخشیں اور اپنے آباؤ اجداد کے سجادہ پر بیٹھیں تا کہ آپ کے ارشادات کا آفتاب ساری دنیا میں چمکے۔

حضرت سید محی الدین علی چشتی کے پاس خواجہ روز اور غور آئے اور تمام احوال سے آگاہ کیا احتمال تھا کہ آپ ؒعنقریب واپس چشت تشریف لے جائیں گے جب یہ خبر سلطان دہلی غیاث الدین بلبن جو آپ کا مرید خاص تھا اور عقیدت محبت میں پختہ تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا شیخ اگر آپ ؒچشت جانا پسند فرماتے ہیں تو خادم بھی آپ کے ساتھ جائے گا آپ ؒنے ارشاد فرمایا۔آپ دھلی کو چھوڑ کر اور سلطنت اسلام سے منہ موڑ کر فقیر کے ساتھ کیا کرو گے مگر غیاث الدین نے عرض کی سرکار میری زندگی آپ سے ہے اور میں آپ کی خدمت رہنا چاہتا ہوں پھر آپ نے ارادہ تبدیل کیا اور خواجہ غور اور خواجہ زور کے ذریعے اپنے اقرباً اور بزرگان اور ملک شمس الدین کتبہ والئی ہریو جو اسی خاندان کا مرید تھا جواب تحریر فرمایا کہ اب جب ہم دہلی پہنچ گئے ہیں۔اور دہلی جو کہ علم کی کان اور ادب کا گھر ہے اور ان فاتح سلاطین کا جو شریعت احمدی (ﷺ) اور ملت محمدی کے سورج ہیں اور اپنی رفعت واستقامت میں کمال کو پہنچے ہیں کا مسکن ہے اور اس علاقہ کے لوگوں کی محبت نے اس طرح میرے دل میں گھر کیا ہے کہ میں ان عزیزوں سے جدا نہیں ہو سکتا۔میں نے یہاں اپنا رشتہ مستحکم کر لیا ہے اس لئے میں اپنے بھتیجے خواجہ قطب الدین محمدؒ کو اپنی طرف سے خلیفہ بنا کر جانشین مقرر کرتا ہوں اور خواجگان چشت سے جو مجھے روحانی فیض ملا ہے میں اس بے برخوردار کو نوازتا ہوں اور جو نعمت آباء کرام سے پائی تھی سب کی سب آن واحد میں اپنے برخوردار خواجہ قطب الدین محمد چشتی کو بطریق جذبہ والقا کے بخش دی ہے پس یہ مکتوب خواجہ زور خواجہ غور لے کر آئے اور سب بزرگوں نے اتفاق رائے سے حضرت قطب الدین ؒمحمد

چشتی مودودی کوسجادہ پر بٹھایا۔

کرامات اور فضائل:

حاجی ملک السلام غازی جو حج کے لئے کعبۃ اللہ گئے تھے حضرت خواجہ قطب الدین محمد میدان عرفات میں ہم نے دیکھا اس میدان میں ان جیسا کوئی نہ تھا چہرے سے نور نکل رہا تھا جب چنگیز خان مر گیا تو اس کی بہت سی اولاد مسلمان ہوگئی اور انہوں نے خواجہ صاحب پہ اعتقاد رکھا اور ان سے مدد چاہی خواجہ صاحب نے انہیں بہت نصیحت کی اور اسلام کے بارے میں ایقان کو پختہ کیا اور پھر انہوں نے ایک حکم نامہ جاری کیا کہ جو شخص خواجہ صاحب کے علاقے واپس آجائے اور جو خواجہ کی حمایت کے سایہ میں آجائے گا اس کی مزاحمت نہ کی جائے گی چنانچہ بے شمار لوگ غور غزنی اور خراسان کے علاقوں سے اس مراد کی طرف آئے اور امن کی نیند سوئے اور یہ بھی کہ خواجہ قطب الدین محمد چشتی مودودی کے مریدوں کا تذکرہ درختوں کے پتوں زمین کی سطح اور آسمان کے ستاروں پر موجود ہے۔

وصال مبارک

۶۸۰ء ۴۹۹ھ مزار پر انوار چشت شریف میں آپ کا صاحبزادہ آپؒ کے وصال کے بعد جانشین مقرر ہوا۔

حضرت خواجہ سید ابو احمد ثانی چشتی مودودیؒ

نام: احمد، لقب: سید الضابطہ، کنیت: ابو احمد

ولادت: ۶۵۲ھ یا ۶۷۲ھ چشت میں پیدا ہوئے۔

فضائل:

حضرت سید ابو احمد ثانی بچپن ہی سے زہد و مجاہدات کی طرف راغب تھے والد گرامی خواجہ قطب الدین محمد کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور مجاہدہ میں مصروف ہوئے آپؒ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ ہر وقت مستغرق کیفیت میں رہتے تھے درس و تدریس کے علاوہ آپ کو شاعری کا شوق تھا او علم [illegible] عرفان معرفت حاصل تھی۔ خواجہ

قطب الدین محمد مودود چشتی کے جانشین ہوئے اور سلسلہ چشتیہ کو ترقی دی بے شمار مرید اور خلفأ بنائے۔وصال ۷۰۹ھ چشت میں ہوا۔مزار پُر انوار مرجع خلائق چشت میں ہے۔

حضرت خواجہ ابو یوسف ثانی مودود چشتیؒ

نام مبارک: سید ابو یوسف چشتی لقب: احدالدین

ولادت: ۶۸۲ھ چشت شریف دوسری روایت کے مطابق ۶۴۵ھ

حضرت سید ابو یوسف چشتی مودودیؒ آپ اسم بامسمہ یوسفی تھے علم وعرفان کے دریا تھے۔آپؒ نے اپنے والد سے بیعت کی اور علوم تحصیل کے بعد درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔آپؒ کے علم وفضل کا شہرہ تھا لوگ جوق در جوق خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کرتے اور اپنے قلب کو نور عرفان سے منور کرتے۔آپؒ اپنے اجداد کی طرح مستجاب دُعا تھے جو بھی نظر میں آتا کامل درویش بن جاتا آپ کے درس میں سپہ گردی عسکریت کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔آپؒ والد صاحب اور مزارات چشت پر سجادہ نشین تھے اور خاندان مودود کے وارث تھے۔وصال مبارک: ۷۱۲ھ یا ۷۵۲ھ چشت جنت (شرشت) میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت خواجہ سید زاہد مودود چشتی

نام محمد زاہد۔لقب: تقی الدین، حضرت سید خواجہ زاہدؒ مودود چشتی اپنے والد سے بیعت ہوئے تحصیل علم اور مجاہدہ سے فارغ ہوئے تو حضرت سید ابو یوسف چشتی نے خرقہ خلافت سے نوازا اور مخلوق خدا کی رشد ہدایت پہ مامور فرمایا۔اپنے والد گرامی سے اجازت لے کر ہندوستان کی سیاحت کے لئے تشریف لائے۔

ملاقات: دھلی اور گردونواح میں بے شمار مشائخ چشت اور علمأ سے ملاقات ہوئی اور مزارات پر حاضری دی بعد اجودھن (حال پاکپتن شریف) میں حضرت خواجہ بابا فرید الدین گنج شکر چشتیؒ کے دربار میں حاضری دی آپ کی اولاد سے حضرت شیخ رشید بن شیخ

بدرالدین چشتی حضرت خواجہ محمد زاہد ؒ مودودی چشتی سے بیعت ہوئے اور حلقہ ارادت میں شامل ہوکر فیضان چشت حاصل کیا۔ دوران ہندوستان آپؒ سے دریافت کیا رائت اللہ علٰی صورۃ امرہ ۔ یہ حدیث نبوی ہے یا کسی بزرگ کا قول ہے اور اس کے کیا معنی ہیں ۔آپؒ نے ارشاد فرمایا یہ قول حضرت بایزید بسطامی کا ہے اور اس کے معنی ہیں مولوی جلال الدین رومی نے دو احتمال بیان کئے ہیں ایک یہ کہ حضرت بایزید حق تعالیٰ کو امر کی صورت میں دیکھتے تھے یا حق تعالیٰ خود امر کی صورت میں بایزید کے میل کے سبب مصور ہوتے تھے۔ پھر آپؒ سے دریافت کیا کہ سورۃ النازعات جو آیت کریمہ ہے۔ صوفیاً کے طریق میں اس کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا آپؒ نے ان آیت سے جس دَم کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور یہ عمل زاہد کو بہت جلد قرب کے مقام پر پہنچاتا ہے اور طریقت اور معرفت کی منازل کو آسان کرتا ہے آپ واپس چشت شریف والد صاحب کی خدمت میں رہے بعد وصال اپنے والد بزرگوار اور خاندان خواجگان چشت پہ سجادہ نشین ہوئے اور مخلوق خدا کو خدا رسیدہ کیا طالبان حق پرست کی رہنمائی فرمائی اور منازل طے کرائیں آپ سے بے شمار کرامت کا اظہار ہوا۔ وصال مبارک: ۷۳۵ھ یا ۷۳۹ھ میں وصال فرمایا۔ مزارِ اقدس چشت شریف میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت خواجہ سید مودود ثانی چشتی مودودی

اسم مبارک: مودود ثانی، لقب: قطب الدین۔ سید الحفیظ۔ سیدُ العارف، ولادت باسعادت: ۶۸۷ھ یا ۷۳۵ھ، حضرت خواجہ قطب الدین مودود ثانی آپ خلیفہ سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے تھے۔ تحصیل علم کے بعد روحانی مجاہدہ میں مشغول ہوئے۔ آپؒ اسم باسمی خواجہ قطب الدین مودود حق اوّلین کے تھے آپؒ میں تمام وہ کرامات اور قابلیت خواجہ خواجگاں کی موجود تھیں۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آپؒ کے طفیل گنہگاروں کی بخشش فرمائیں گے آپ کے بہت درجات اور مناجات ہیں آپ نے سلسلہ کو بہت ترقی دی۔ والد بزرگوار کی طرح آپ بھی ہندوستان کی [illegible] کے لئے بمعہ اپنے دونوں صاحبزادوں (خواجہ سید علیؒ [illegible]

خواجہ سید احمد) کے تشریف لائے۔

حضرت قطب الدین مودودؒ ثانی چشت سے خراسان تشریف لے گئے خراسان سے کرمان کیچ مکران اور بلوچستان کی سیر کرتے ہوئے ٹھٹھہ کے راستہ احمد آباد گجرات آئے وہاں سے اجمیر شریف اور پھر دہلی تشریف لائے اور تمام مشاہیر اور مشہور بزرگان دین سے ملاقات کی اور خاندان چشت کے فیوض و برکات سے نوازتے ہوئے کچھ عرصہ دہلی میں قیام کیا بے شمار طالبان حق کو منازل مقصود پر پہنچایا بعد فراغت ملاقات کے آپؒ نے اپنے بڑے بیٹے خواجہ سید علی رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی میں ٹھہرنے کی اجازت دی اور دوسرے بیٹے خواجہ احمد چشتی کو اپنے ساتھ چلنے کا حکم صادر فرمایا لیکن وہ بھائی خواجہ علی کے پاس رہنا چاہتے تھے اس لئے آپؒ کے ساتھ چلنے کو راضی نہ ہوا۔ حضرت خواجہ مودودؒ ثانی نے رنجیدہ ہو کر فرمایا اگر تو نہ آئے گا تو تیرا تابوت پیچھے آئے گا صاحبزادہ بھی مظہر ولایت تھا ان کی زبان سے نکلا کہ آپؒ بھی حیثیت نہ پہنچ سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آپؒ کے کمالات معنوی اور خصائل ظاہری خواجہ مودود سے بہت مشابہت رکھتے تھے دونوں باپ اور بیٹا یکے بعد دیگرے وصال فرمایا اور دونوں مزار گوہر بار چشنگ بیچ مدارک پہاڑ افغانستان میں مرجع خلائق ہیں۔ وصال ۴ ذیقعدہ ۷۵۴ھ یا ۸۰۳۔

حضرت خواجہ سید علی مودود چشتیؒ

نام مبارک: علی، لقب، سید الخاشع نظام الدین، ولادت باسعادت: ۷۰۸ھ، یا ۶۸ ۷ھ چشت شریف،

نسب: سید علی ابن مودودؒ ثانی ابن سید زاہدؒ ابن سید ابو یوسف ثانیؒ ابن ابواحمد ثانی ابن قطب الدین محمد ابن نظام الدین احمد ابن رکن الدین حسین ابن سید ابی احمد ابن سلطان قطب الدین مودودؒ حق اولین چشتیؒ ابن ابو یوسف ناصر الدین ابن محمد سمعانؒ ابن حضرت ابراہیم ابن حضرت محمد ابن سید حسینؒ ابن عبداللہ علی اکبر ابن امام علی نقی ابن امام محمد تقیؒ ابن امام علی رضا ابن امام موسیٰ کاظم ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام علی زین

العابدین ابن امام حسین سید شہداء ابن امام المتقین امام المشارق والمغارب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرم اللہ وجہہ الکریم علیہ السلام

حضرت سید علی چشت میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم والد بزرگوار سے چشت میں حاصل کی بعد ارشاد والد صاحب ترمذ اور بلخ بخارا اور خراساں کے علماً سے اکتساب علم کیا۔ والد گرامی حضرت سید مودود ثانی سے دست بیعت ہوئے اور مجاہدہ میں مشغول ہو گئے بعد محنت شاقہ اور ریاضت کے تاج خلافت پیرومرشد سید مودودؒ ثانی نے پہنایا اور اسم اعظم جو خواجگان چشت سے سینہ بہ سینہ چلا آ رہا تھا مرحمت فرمایا بعد ایک زمانہ کے ہندوستان کی سیروسیاحت کیلئے اپنے ساتھ لائے اور پھر مخلوق خدا کی رہنمائی کے لئے دھلی (ہندوستان) میں قیام کی اجازت دی۔ جس زمانہ میں آپ کو دہلی رہنے کا حکم ملا وہ زمانہ حاکم دہلی محمد شاہ تغلق کا تھا جو قوم افغان سے تھا اور وہ خاندان چشت میں بیعت تھا اور خاندان سادات کا خدمت گزار تھا۔ آپ نے سلسلہ چشت کی تعلیم کو عام کیا اور ہزاروں گمراہوں کو دین مبین دائرہ اسلام میں داخل کیا اور مریدین کو مجاہدات و مراقبات کے لئے تنہا ہی میں ریاضت کرنے کی تلقین کی۔ حضرت سید علی مودود چشتی کی تعلیمات اور فیض دہلی اور قرب و جوار میں پھیلنا شروع ہوا۔ تانبا ہیڑی جو پانی پت کے نزدیک ایک گاؤں تھا وہاں پر سادات رہائش پذیر تھے علاقے میں ہندوؤں کا غلبہ تھا اور وہ مسلمانوں کو تنگ کرتے تھے۔

تانباہیڑی کے سادات جوملکے مشہور تھے ایک قافلے کی شکل میں دھلی حضرت شاہ علی مودودی چشتی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر اپنی عرض داشت پیش کی۔ یا شیخ ہم تانباہیڑی میں ہندوؤں سے تنگ ہیں آپ اگر ہمارے پاس تشریف لے آئیں تو بہت مہربانی ہوگی اور آپؒ کی روحانی طاقت سے وہ لوگ بھی دائرہ اسلام میں آ جائیں گے اور ہم بھی اپنے خاندان میں سکون سے رہیں گے۔

حضرت شاہ علی مودودی چشتی نے یہ تجویز قبول کی اور اس کا اظہار بادشاہ وقت محمد شاہ تغلق سے اس طرح کیا کہ پانی پت کے نزدیک سرنائی ہے جو سرسبز اور شاداب ہے اور

وہاں کفار کا غلبہ ہے اس فقیر کا ارادہ مستقل ہندوستان میں رہنے کا ہے اور وہ جگہ ہم فقیروں کیلئے بہتر ہے محمد شاہ تغلق نے جب یہ ارشاد حضرت کی زبان مبارک سے سنا تو آپ نے تمام موضع سرنائی جو پانی پات سے بفاصلہ چار کوس بجانب شمال تھا تمام کا تمام آپؒ کی ملک کر دیا اور سرکاری کاغذات تیار کرا کر آپ کی خدمت میں پیش کیے۔

آپؒ سرنائی تشریف لے آئے اور مستقل سکونت اختیار کی تانبا ہیڑی کے سادات جو آپؒ سے مرید ہو چکے تھے آپؒ نے سرنائی کی جائیداد سے تیسرا حصہ ان کو عطا کیا اور دو حصے رقبہ اپنی اولاد کے لئے رکھ لیا۔ حضرت سید علیؒ نے اپنی نسبت برناوہ ضلع میرٹھ میں قائم کی جو آپؒ کے اجداد خواجہ سید محی الدین علیؒ کی اولاد سے تھی آپؒ کی اولاد میں دو صاحبزادے سیدنا شاہ خواجگی رحمتہ اللہ علیہ اور سیدنا شاہ رکن الدین مودودی چشتی پیدا ہوئے زیادہ تفصیل کا علم نہیں۔

راقم الحرف مصنف اقتباس الانوار کہتا ہے کہ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ العزیز جن کو مودود اوّلین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کی اولاد پاک جس طرح قصبہ چشت وغیرہ میں پھیلی ہوئی ہے اس فقیر کے وطن قصبہ براس میں بھی کثرت سے موجود ہے براس کرنال (مشرقی پنجاب) ہندوستان بارہ میل مغرب کی جانب واقع ہے آپؒ کی اولاد قصبہ سرنائی میں بھی پائی جاتی ہے جو پانی پت سے پانچ میل شمال میں ہے ان دو مواضعات میں سکونت کی۔ وجہ یہ ہے حضرت خواجہ مودود ثانی اپنے دو فرزندوں کے ساتھ ہندوستان آئے جن کے نام عبدالعلی اور احمد تھے دہلی میں قیام کے دوران حضرت عبدالعلی سے فرمایا کہ تم یہاں پر قیام کرو اور حضرت احمد سے فرمایا آپ میرے ساتھ چشت چلو حضرت سید احمد نے والد بزرگوار سے بھائی کے پاس رہنے کی اجازت طلب کی خواجہ سید مودود ثانی نے فرمایا اگر آپ میرے ساتھ نہیں چلتے تو تمہارا جنازہ میرے پیچھے آئے گا خواجہ احمد بھی مظہر ولایت تھے ان کی زبان سے نکلا کہ آپ بھی واپس چشت نہ پہنچ سکو گے۔ آخر وہی ہوا جو دونوں بزرگوں نے فرمایا اور دونوں بزرگ بیچ کوہ بدرک زیارت گاہ خلائق

حضرت سید عبدالعلی نے دہلی میں قیام کیا اور ایک عرصہ کے آپ سرنائی میں اقامت پذیر
ہوئے اور وہاں آپ کی نسل کافی بڑھی اور آج تک موجود ہے۔ خواجہ عبدالعلی کے بعد آپ
کے فرزند حضرت شاہ خواجگی مسند نشین ہوئے ان کے بعد ان کے بیٹے شاہ ابوالاعلیٰ چشتی ک
قصبہ براس اور گردونواح کی ولایت پہنچی ان کے بعد سلسلہ بہ سلسلہ خواجہ سید جان محمد مودودی
چشتی براسوی کو ملی حضرت سید شاہ ابوالاعلیٰ چشتی اولاد میں ذوق و عشق محویت و وجد سماع و رقص
فقر و غنا اور اذکار مشاغل اور شریعت و طریقت کے آداب میں اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم
پر حصہ لیتے رہتے ہیں ان لوگوں کے اندر اب تک ایک کرامت پائی جاتی ہے وہ یہ کہ جس
شخص کو کوئی باؤلا کتا یا گیدڑ کاٹ لیتا ہے تو ان کے لعاب دہن لگانے سے آرام آجاتا ہے
اس بات کا بارہا مشاہدہ کیا گیا ہے ان لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ہمارے جد امجد حضرت خواجہ
مودود اوّل کی دُعا کا نتیجہ ہے۔ موضع براس اور سرنائی کے مساوات کا نسب قطب الاقطاب
حضرت خواجہ مودود اوّل قدس سرہ تک جا پہنچتا ہے ان دونوں مواضعات کے سادات صحیح
النسب ہیں اور شک و شبہ کی ذرا بھر گنجائش نہیں ہے اور اس فقیر نے جو کچھ لکھا ہے ثقات کے
اقوال سے تحقیق کر کے لکھا ہے۔

حضرت شاہ علیؒ مودود چشتی کی اولاد موضع سرنائی بعد میں نام تبدیل ہو کر کاپی مشہور
ہوا اور بعد ایک زمانہ کے جگہ کی تبدیلی کی وجہ سے نواب گڑھ مشہور ہوا وجہ اس کی یہ تھی کہ یہ جگہ
سرنائی جمنا دریا کے کنارے تھی جب کبھی سیلاب آتا اور مکانات منہدم ہو جاتے تو دوسری جگہ
رہائش منتقل ہو جاتی اور پھر اسی لئے نام بھی تبدیل ہو جاتا آپ کی اولاد اپنی ننھیال اوٹاوہ
شیخو پورہ میرٹھ اور بعد میں براس شریف میں آباد ہوئی وہ جائیداد بعد ازاں دورانگلشیہ میں
ضبط ہو کر نیلام ہوئی اور کچھ جائیداد آج تک اولاد کے نام ہے جو پشت در پشت صالح پور
نواب گڑھ اور براس شریف میں سکونت پذیر تھے۔ اب اُس آبادی کا کھیڑا اور تالاب موجود
ہے اور خواجہ علیؒ اور سید شاہ خواجگی اور آپ کی اولاد کے مزارات بھی موجود ہیں ہماری اطلاع

اور تحقیق کے مطابق خواجہ سلطان قطب الدین مودود حق کی اولاد برصغیر ہندوستان میں برناوہ اٹاوہ شیخو پورہ میرٹھ اور براس شریف کنچورہ صالح پور کنڈاں کلاں اور خورد میں موجود تھی تقسیم ہند کے بعد آپ کی اولاد پاکستان منتقل ہوگئی ہے۔

حضرت سیدنا علی مودودی چشتی کی عمر تقریباً ایک صدی پر محیط تھی آپ نے سلسلہ چشتیہ کی تعلیم عام کی ہزاروں مریدین اور خلفاءَ کو سلسلہ کی ترقی کیلئے نامزد کیا منقول ہے کہ ایک چور آپؒ کے حجرہ میں چوری کی نیت سے داخل ہوا آپؒ نے اس کی جانب قہر آلو نگاہ سے دیکھا چور وہیں پر ساکت ہوگیا اور ایک قدم بھی آگے نہ اٹھا سکا اور وہ پتھر کا بت کافی عرصہ تک حجرہ کے باہر کھڑا رہا۔

وصال با کمال: ۸۰۸ھ یا ۸۶۸ھ

مزار اقدس: سرنائی کالپی نزد پانی پت دریائے جمنا کے کنارے مرجع خلائق ہے۔

حضرت شاہ خواجگی بن حضرت شاہ علیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُ وَلِيّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ يَخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

الحمد للہ رب العالمین والعقابة للمتقین وصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم و آلہ واصحابہ اجمعین

آفتاب رُشد وہدایت خواجگان چشت کے ماہتاب حضرت خواجہ سیدنا شاہ خواجگی چشتی مودودی دھلوی ثم سرنائی کالپی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے والد ماجد شہباز ولایت آفتاب چشت، حضرت خواجہ سیدنا علی چشتی مودودی ترمذی سرنائی کی خدمت میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ دھلی تشریف لائے اور حضرت مولانا معین الدین عمرانی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی اور حضرت مولانا خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دھلی سے خرقہ خلافت حاصل کیا اور دھلی میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری

کیا۔ آپکے بے شمار شاگرد ہوئے مشہور المعروف مولانا شہاب الدین شاگرد ہوئے۔ حضرت مولانا شاہ خواجگی نے نور باطن سے امیر تیمور کے دھلی پر حملہ کرنے کی خبر پالی اور آپ دھلی سے ہجرت کر کے قبلہ وکعبہ والد ماجد سیدنا خواجہ علی چشتی مودودی کے پاس سرنائی چلے آئے۔

روایت کے مطابق ۸۶۸ھ حضرت مولانا شاہ خواجگی چشتی رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد صاحب کی اجازت سے چشت شریف کی طرف بحصول کمالات روحانی اپنے جد امجد حضرت مولانا خواجہ خواجگان چشت سید مودودؒ حق اوّلین چشتی رحمتہ اللہ علیہ سفر شروع کیا آپ کے ہمراہ آپ کا خادم مرید جو سادات تانباہیڑی جو ملکے مشہور تھے اور ان کو آپ کے والد سید خواجہ علی چشتی نے اپنی جائیداد کا تیسرا حصہ دیکر سرنائی میں آباد کیا تھا۔

آپؒ کا مرید خاص سید ملک چالاک آپؒ کا شریک سفر تھا۔ آپ منزل بمنزل بزرگان چشت کی زیارت کرتے ہوئے چشت شریف پہنچے اور درگاہ سے دور آپ نے قیام فرمایا اور رات وہاں بسر کی صبح نماز فجر اور اوراد وظائف سے فارغ ہوکر خادم ملک چالاک کو حکم دیا کہ دربار اقدس میں جا کر اطلاع کرو کہ آپؒ کی اولاد سے حضرت سیدنا شاہ خواجگیؒ تشریف لائے ہیں اور خواجہ قطب الدین مودود حق کے مزار اقدس کی حاضری اور سعادت سے مشرف ہونا چاہتے ہیں سید ملک چالاک نے آپؒ کا یہ پیغام خدام جو قبیلہ صلبنی سے تھے اور دربار عالیہ پر خدمت پر مامور تھے وہ خدام قبیلہ صلبنی جو ہوائے نفس کے اسیر ہو چکے تھے انہوں نے کہا آپؒ کی کوئی اولاد نہیں ہے اور اگر ہے تو ہم ہیں اور اگر کوئی دوسرا شخص اولاد ہونے کا دعویدار ہے تو ہم دروازہ بند کر دیتے ہیں اور وہ ایک سنگریزہ مار کر دروازہ کھول لیں تو ہم ان کو آپؒ کی اولاد تسلیم کر لیں گے۔

قبلہ صلبنی کے خداموں نے جو مزار شریف پر موجود تھے اپنے عمل سے ایک جن قید کیا ہوا تھا اس قیدی جن کو بشکل اژدھا دروازہ پر قفل لگا کر بٹھا دیا اور حکم دیا کہ کسی کو دروازہ مت کھولنے دینا تا کہ ہماری شان وشوکت میں کوئی کمی نہ آئے جب یہ حقیقت حضرت خواجہ شاہ خواجگیؒ پر عیاں ہوئی تو آپؒ ہمراہ ملک چالاک مزار اقدس خواجگان چشت کی طرف

روانہ ہوئے اور درگاہ شریف پر پہنچ کر اپنے خادم سے فرمایا جاؤ ایک سنگریزا اٹھا کر قفل کو مارو اور اژدھا کو اپنی بغل میں دبالو اور یہ حکم میں اپنے آباؤ اجداد کی طرف سے دے رہا ہوں خادم ملک چالاک نے آپؒ کے ارشاد کے مطابق ایک سنگریزا اٹھا کر قفل کو مارا اور اژدھا (جن) کو اپنی بغل میں دبالیا اور سرکار خواجہ خواجگان قطب الدین مودود حق چشتی کا دروازہ کھل گیا۔

وہ خدام بہت نادم ہوئے اور حضرت سیدنا شاہ خواجگیؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر معافی کے طلب گار ہوئے۔ حضرت سیدنا شاہ خواجگیؒ نے تمام خداموں اور صلبنی کے لوگوں کو معاف فرمایا اور ان ہی کو دربار عالیہ کی خدمت اور زائرین کی دیکھ بھال پر مقرر فرمایا۔ اور خود ہمراہ خادم ملک چالاک درگاہ خواجگان چشت میں حاضر ہوکر فیضان چشت سے مشرف و مقرب ہوئے فیوض و برکات انوار و تجلیات سے اپنے قلوب کو منور کیا اور حجرہ خواجگان چشت میں معتکف ہوئے۔

حضرت سیدنا شاہ خواجگی رحمتہ اللہ علیہ کی اس کرامت کا شہرہ تمام اطراف میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گیا یہ خبر جب شاہ خراسان شاہ رخ خان ابن امیر تیمور خان (آپ خراسان کے علاوہ ایران کے حاکم بھی تھے۔) تشریف لائے اور قدم بوس ہوکر زیارت کی۔ شاہ خراسان نے حضرت شاہ خواجگی علیہ الرحمۃ کو اپنی رہائش گاہ پر چلنے کی دعوت دی جو آپ نے اپنے جدامجد خواجہ قطب الدین مودودؒ حق کی روحانی اجازت سے قبول فرمائی اور آپ شاہ خراسان کے محل میں تشریف لے آئے شاہ رخ خان نے آپ کا شاندار استقبال کیا اور تمام شہر کے سرداروں اور امراء کی موجودگی میں آپ کی خدمت کی اور اپنی دختر نیک اختر کو آپ کی خدمت کے لئے پیش کی جو آپ نے قبول فرما کر اپنے حرم پاک میں شامل کیا۔

آپ ایک عرصہ تک شاہ خراسان کی مہمان داری میں رہے اور بعد ایک زمانہ کے آپ ہمراہ خادم ملک چالاک خواجگان چشت سے روحانی اور باطنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد چھوٹے ترمذ شریف (جگہ کا نام) تشریف کئے گئے۔ جہاں پر عزیز واقارب موجود تھے۔ اور

ایک عقد آپ نے اپنے خاندان ترمذ میں کیا کچھ عرصہ وہاں قیام کے بعد بمعہ اہل خانہ وخدام کے آپؒ واپس ہندوستان سرنائی والد صاحب کی خدمت میں تشریف لائے اور تمام منازل اور سفر کے حالات وواقعات واسرار ورموز سے والد خواجہ سید ناعلیؒ کو آگاہ کیا اور آپؒ مجاہدہ ومراقبے میں مشغول ہوئے۔

اولاد:

آپؒ کی اولاد میں چھ صاحبزادے ہوئے تمام کے تمام مظہر ولایت تھے آپ کے جانشین براس سید شاہ ابوالعلیٰ چشتی مودودی ہوئے۔

وصال مبارک ۸۹۲ھ سرنائی کالپی میں ہوا۔ آپ کا مزار گوہر بار سرنائی کالپی میں مرجع خلائق ہے۔

شاہ ابوالاعلیٰ مودودی بن شاہ خواجگی چشتیؒ

ابوالعلیٰ فیض باطن منبع دریائے نور
ہرکساں راپیر مخفی ساقیاں رامئے سرور

۸۶۹ھ قریہ حیثیت خراسان شاہ رخ خان کے محل میں آپؒ کی اکلوتی (لڑکی) (دختر نیک جن کا عقد حضرت علامہ مولانا شاہ خواجگی چشتی مودودیؒ سے ہوا تھا کے ہاں اللہ پاک نے ایک خوبصورت بچہ شکل نورانی وجاہت شاہ مردانی جمال اہل بیت آفتاب چشت پیدا کیا جب یہ خبر آپؒ کے نانا حضور شاہ خراسان جناب شاہ رخ خان صاحب کو پہنچی تو آپ نے تمام شہر کو خوشی کے شادیانے بجانے کی دعوت دی۔ اور درگاہ حضرت خواجگان چشت سید خواجہ مودود حق اور خواجہ سید ابو یوسف چشتی حضرت خواجہ سید ابو محمد چشتی حضرت خواجہ سید ابو احمد ابدال چشتیؒ میں چراغاں ہوا اور طرح طرح کے غربا ومساکین میں کھانے تقسیم کئے تمام شہر میں خیرات تقسیم کی اور خاص محفلوں کا اہتمام ہوا جس میں علما اکرام، درویش اور امراء شریک ہوئے اور سب نے آپ کی نورانی شکل دیکھ کر آپ کے مقام کی پیشگوئی کی اور مخلوق خدا کے لئے ایک نعمت قرار دیا جس کے فیض سے ایک عالم فیض یاب ہوگا۔

آپ کا اسم گرامی حضرت سید محمد جعفر چشتی مودودی تجویز ہوا۔

آپ کا سلسلہ نسب:

حضرت سید محمد جعفر چشتی مودودی کنیت ابوالعلیٰ مشہور ہوئے حضرت سید محمد جعفر مودودی چشتی بن حضرت علامہ سیدنا شاہ خواجگی بن حضرت مولانا سید علی چشتی بن حضرت سید خواجہ مودود ثانی چشتی بن حضرت خواجہ سید زاہد چشتی بن حضرت خواجہ ابو یوسف ثانی چشتی بن حضرت خواجہ سید ابواحمد ثانی چشتی بن حضرت خواجہ سید قطب الدین محمد چشتی بن حضرت خواجہ سید نظام الدین چشتی بن حضرت خواجہ سید رُکن الدین چشتی بن حضرت خواجہ سید ابی احمد چشتی بن حضرت خواجہ قطب الدین مودود حق اولین چشتی بن حضرت خواجہ سید ابو یوسف ناصر الدین چشتی بن حضرت ابولنصر سید محمد سمعان چشتی بن حضرت سید ابوجعفر ابراہیم چشتی بن حضرت سید ابوعبداللہ محمد چشتی بن حضرت سید ابوجعفر ابراہیم بن حضرت سید ابو ابراہیم عبداللہ علی اکبر بن حضرت امام ابوالحسن ہادی علی نقی بن حضرت امام ابوجعفر محمد تقی ؓ بن حضرت امام ابوالحسن علی الرضاؓ بن حضرت امام ابوالحسن موسیٰ کاظم ؓ بن حضرت امام محمد بن جعفر صادق ؓ بن حضرت امام محمد باقر ؓ بن حضرت امام سید الساجدین زین العابدین علیؓ اوسط بن سید الشہداء امام ابواکبر الحسینؓ بن امام المتقین ابوالحسن حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا وسیدۃ النساءٔ حضرت فاطمۃ الزہرہؓ بن امام الانبیاءٔ رسول خدا حضرت سید محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ واہل بیعتہ وسلم

محمد رخان حسنی

آپ کی تعلیم:

یہ بچہ جو شاہ رخ خان کا نواسہ جو خاندان سادات کا چشم و چراغ تھا شاہی خاندان کا عہد بنانے کے لئے آپ کی اعلیٰ تعلیم شروع ہوئی اور قابل اور کامل اساتذہ کا بندوبست کیا گیا چند ہی برس میں آپ حافظ کلام پاک اور احادیث کی تعلیم سے آراستہ ہوکر شاہی علوم میں دسترس حاصل کی اور نوعمری ہی میں آپ گھڑ سواری تیغ زنی تیر اندازی نیزہ بازی اور شہسواروں کے مقابلوں میں حصہ لیتے رہے۔

اور آپ تمام جسمانی اور سپہ گری کے فنون میں مہارت حاصل کر چکے تو آپ نے نانا حضور شاہ رخ خان نے چاہا کہ ایک پر وقار تقریب منعقد کر کے حضرت شاہ محمد جعفر چشتی مودودی کو اپنا جانشین اور ولی عہد مقرر کرو جب یہ پروگرام بذریعہ والدہ ماجدہ آپؒ تک پہنچا تو والدہ ماجدہ کو عرض کی حضور نانا جی سے گزارش کرو کہ میں ابھی اپنے والد بزرگوار اور خاندان کے تمام افراد سے ملاقات کرلوں اور پھر جو آپ کا پروگرام ہے وہ بعد میں اپنی جانشینی کا اعلان کر دیں۔

اس طرح آپؒ نانا شاہ رخ خان سے اجازت لے کر ہمراہ اپنی والدہ ماجدہ اور خدام افقان اور ترک ایک قافلہ کی شکل میں پہلے آپ ترمذ شریف گئے اور بعد ملاقات تمام مشائخ آپؒ ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے اور منزل بہ منزل آپ براستہ پانی پت تھانیسر سے سرنائی کا پی جو پانی پت سے 6 کلومیٹر کے فاصلے پر تھی اپنے والد ماجد حضرت سیدنا خواجگی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

بیعت و دستار فضیلت

حضرت محمد جعفر بمعہ قافلہ کے سرنائی آئے اور والد بزرگوار کی قدم بوس ہوئے اور دست بیعت ہوئے حضرت سیدنا شاہ خواجگی آپ کو ساتھ لے کر اپنے پیرومرشد اور والد ماجد حضرت سیدنا علیؒ چشتی مودودی جو اس وقت پیرانہ سالی کے باوجود حجرہ میں عبادت الٰہی میں مشغول تھے حاضر خدمت ہوئے اور آپ آداب بجالائے اور حضرت خواجہ سید علی چشتی نے آپ کا روشن چہرہ دیکھ کر تبسم فرمایا اور حضرت شاہ خواجگی سے فرمایا یہ نوجوان ہمارے خاندان کا نام روشن کرے گا اور اُسی وقت سے آپ پر روحانی انوار و تجلیات کی بارش ہونے لگی اور ایک عرصہ زہد و عبادت میں مشغول فرما کر آپؒ نے اور حضرت سید علی چشتی اور شاہ خواجگی چشتی نے آپ کو دستار خلافت سے سرفراز کیا اور ارشاد فرمایا کہ آپؒ حجاز مقدس کا سفر شروع کر دو تا کہ آپ کی تمام منازل طے ہو جائیں اور حضور اکرم (ﷺ) کی حاضری میں پہنچو۔ آپ بمعہ اپنے چند خاص خدام کے والد [illegible] اور دادا حضور کے ارشاد کے مطابق آپ مکہ

معظمہ پہنچے اور فریضہ حج ادا کیا بعد مدینہ منورسرکار دو عالم (ﷺ) میں حاضر ہوکر ایک عرصہ وہاں رہے اور اپنے اوراد و وظائف مکمل کیے تمام زیارات سے مشرف ہوئے اور باجازت آقا نامدار تاجدار مدینہ (ﷺ) آپ عراق تشریف لائے کربلا معلّٰی اور نجف اشرف میں حاضر ہوئے اور مناجات عاجزانہ پیش کی اور روحانی فیض حاصل کیا۔

حضرت شاہ ابوالعلیٰ محمد جعفر مودودی چشتی تمام مقامات اور مشاہیر کی زیارت سے مشرف ہوئے تو حضرت مولائے کائنات حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ کے اشارے سے بغداد شریف حضرت پیرانے پیر غوث صمدانی محبوب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے دَر اقدس میں حاضر ہوئے اور انوار و تجلیات کے موتی چنے اور قلب کو جلا بخشی اور روحانی فیض سے مالا مال ہوئے اور صاحب کمال و جلال سے مزین ہوئے اور آپ کے اشارے سے آپ کی اولاد (یعنی حضور غوث پاکؒ) سے آپ کی پہلی شادی ہوئی اور آپ کو پھر واپسی کی اجازت ہوئی اور آپ بمعہ اپنے حرم پاک اور خدام ایران سے ہوتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے اور اپنے والد صاحب اور دادا حضور کی خدمت میں سرنائی کاپی میں آئے۔ آپؒ اپنے والد اور دادا حضور کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور مجاہدات اور مشاہدے میں مشغول ہوئے اور آپؒ کو مقام ابدالیت پر فائز کیا گیا اور آپ علم الدنی سے مالا مال ہوکر مخلوق خدا کی رہنمائی کے لئے آراستہ کئے گئے۔

خدا کا دید ہے ظاہر عیاں شاہ ابوالعلیٰ
جمال پاک ربانی بنا شاہ ابو العلیٰ

زمانہ فیض پاتا ہے دَرِ چشتی پر سب آکر
میخانہ چشت لٹتا ہے بڑا شاہ ابوالعلیٰ

حضرت خواجہ سید محمد جعفر چشتی مودودی کو اللہ تعالیٰ نے جہاں علم عرفان سے نوازا وہاں آپ کو ایک خوبصورت نور عین عطا فرمایا جس کی خوشی میں حضرت شاہ سیدنا علیؒ چشتی اور سیدنا شاہ خواجگی نے بہت بڑا جشن منایا اور تمام سلسلہ اور خاندان اور درویشان ہند کو

دعوت میں شریک کیا اور آپ کے صاحبزادے کا نام بھی دادا حضور نے اپنے نام سے ملا کر
عبدالعلیٰ رکھا اور اس اسم با مسمیٰ اپنے پردادا کی طرح سخی اور مظہر ولایت ہوئے اور حضرت محمد
جعفر چشتی مودودی کی کنیت شاہ ابوالعلیٰ ہوئی آپ بعد کچھ عرصہ کے والدہ ماجدہ اور خدام
کے صوبہ ہرات چشت شریف تشریف لے گئے اور خراسان اپنے نانا حضور کے ہاں بھی
حاضری دی اور ترکمانستان تک سیر و سیاحت کی اور بے شمار مرید آپ نے کئے اور سلسلہ چشتی
مودودی کو بے پناہ ترقی دی اور پھر ہندوستان واپس تشریف لائے۔

عادل نظام خان سلطان سکندر لودھی نے والئی کاپی جلال خان کو نردر کے قلعہ کو فتح
کرنے کا حکم دیا سردار جلال خان نے قلعہ نردد جس کا رقبہ تقریباً 17-18 کلومیٹر مربع تھا
چہار اطراف سے قلعہ کا محاصرہ کیا گیا لیکن آٹھ ماہ تک کوئی کامیابی نہ ہوئی اور بادشاہ سکندر
لودھی نے اپنی معلومات حاصل کیں اور دو فرمان جاری کئے جس میں پہلا فرمان سردار ابراہیم
خان لوجانی، سردار سلمان خان قرملی اور ملک علاؤ الدین جلوانی جو سپہ سالار تھے۔ خان جلال
الدین کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ دوسرا فرمان میں میاں بھورے خان سعید خان اور ملک آدم
خان کو حکم ہوا کو وہ شیر خان کو نظر بند کر دیں جن کی سازباز سے قلعہ کے اندر رسد کا سامان جاتا
تھا اور خود بمعہ لشکر کے سلطان سکندر لودھی نے جنگ میں حصہ لینے کی خاطر قلعہ نردر پہنچا اور خود
محاصرے کی نگرانی شروع کی ۔ حضرت شاہ ابوالعلیٰ مودود چشتی بغرض شکار بمعہ اپنے
مریدین جنگلوں میں گھوم رہے تھے اور اتفاق سے آپ بھی قلعہ نردر جو ضلع کرنال میں تھا اور
اطراف میں بے شمار جنگل تھا جا نکلے آپؒ نے دیکھا مسلمان سپاہی قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے
ہیں آپؒ نے نگاہِ ولایت سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سکندر لودھی کی افواج نے راجہ نردر کو گھیرا
ہوا ہے اور قلعہ کی فصیل بہت بلند ہے اور فصیل کے اوپر بلند مینار بنائے گئے ہیں جن سے وہ
اسلامی لشکر کی نقل و حرکت پر نظر رکھتے ہیں اور رات کو شب خون مارتے ہیں۔

حضرت شاہ ابوالعلیٰ چشتی نے ارادہ کیا کہ یہ افغان ہے اور مسلمان بادشاہ ہے اور
درویشوں کا خادم ہے اس لئے اس کی مدد کی جائے آپ نے قلعہ کی فصیل کا جائزہ لیا [illegible] کو

فصیل کے ساتھ ایک بہت بڑا پتھر نظر آیا آپ نے اپنے ترک خادم کو حکم دیا کہ اس پتھر کو دیوار کے ساتھ سیدھا کھڑا کردو خادم نے اِلا اللہ کی ضرب لگا کر پتھر فصیل کے ساتھ سیدھا کر دیا۔ راجہ نردر اپنی فصیل کی مضبوطی اور پھر مینار کی اونچائی سے بڑے تکبر اور غرور سے مینار کی اوپر والی منزل سے مسلمان افواج کو دیکھتا تھا جب راجہ نردر اس سمت میں آیا جہاں حضرت شاہ ابوالعلیٰ چشتی موجود تھے آپ سرکارؒ نے راجہ کو دیکھتے ہی تیر مارا اور وہ تیر راجہ نردر کے سینہ میں پیوست ہوا اور ساتھ ہی مینار سے لڑھکتا ہوا نیچے آ گرا سکندر لودھی کی افواج نے جب راجہ کو گرتے دیکھا تو سب اس طرف آئے اور راجہ کا سر کاٹ کر سلطان کے پیش کیا اور حضرت شاہ ابوالعلیٰ چشتی جنگل میں آرام کی غرض سے چلے گئے۔ سلطان سکندر نے افواج کو کہا راجہ کی مکمل لاش لاؤ تب وہ دوبارہ آئے اور بقایا حصہ لاش کا لے کر سلطان کے روبرو پیش ہوئے سلطان نے دیکھا راجہ کے دل میں ایک تیر پیوست ہے وہ نکال کر دیکھا تو اس پر نقش تھا سید شاہ ابوالعلیٰ چشتیؒ سلطان سکندر لودھی نے افواج کو حکم دیا یہ میرے پیشواؤں کی جانب سے امداد ہوئی ہے اور سید شاہ ابوالعلیٰ یہاں قریب ہی موجود ہونگے تلاش کرو اور وہ خود بھی پابرہنہ جنگل کی طرف آیا۔ حضرت خواجہ سیدنا شاہ ابوالعلیٰؒ چشتی مودودی جنگل میں آرام فرما رہے تھے تلاش کے بعد افواج آپ تک پہنچ گئی اور سلطان کو اطلاع دی سلطان الہند سکندر لودھی آپؒ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور قدم بوسی چاہی آپ نے اجازت فرمائی اور سلطان کے ساتھ خیمہ میں تشریف لے گئے اور قلعہ نردر پر سلطان کی افواج کا قبضہ ہو گیا اور تمام قلعہ کے اندر انسانوں کو سلطان کی طرف سے معافی کا اعلان ہوا اور اطراف میں تمام علاقے پر افواج سلطان نے اسلامی سلطنت کے پرچم نصب کر دیئے اور سلطان سکندر لودھی حضرت شاہ ابوالعلیٰ چشتی کے ساتھ کالپی سرنائی تشریف لایا اور حضرت سید شاہ خواجگی اور حضرت سیدنا خواجہ علی چشتی مودودی کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ تمام بزرگوں کو دھلی چلنے کی دعوت دی جو خواجگان نے دعوت قبول کی۔

آپ وقت مقررہ پر تمام خاندان اور مریدین دہلی تشریف لے گئے اور سلطان سکندر لودھی نے آپ خواجگان چشت کا شاندار استقبال کیا اور کئی روز تک مہمان نوازی ہوئی اور آپ نے (سکندر لودھی) نے اپنی دختر خاتون بی بی کو خواجگان میں پیش کیا اور حضرت شاہ خواجگی نے باشارہ والد ماجد یہ رشتہ قبول کیا اور حضرت شاہ ابوالعلیٰ کا عقد ثانی سلطان سکندر لودھی کی صاحبزادی خاتون بی بی سے ہوا اور سلطان نے حضرت شاہ ابوالعالی کو تین گاؤں براس۔ سردھنہ۔ پرگنہ کی جائیداد اور ایک عدد ہاتھی نذر کیا۔ جس پر سوار ہو کر آپ واپس کالپی سرنانی تشریف لائے اور اپنے خداموں کو جو افغان اور ترک اور تانا ہیڑی کے سادات تھے دو گاؤں کا رقبہ اُن کو تقسیم کر دیا اور براس کے کاغذات آپ نے رکھ لئے۔

براس کا محل وقوع: موجودہ براس شریف۔ براس پر راجہ بیگامل کی حکمرانی تھی اور قرب و جوار میں چھوٹے چھوٹے ہندو راجے تھے۔ ۲۴ گاؤں پر یہ علاقہ مشتمل تھا اس کا کل رقبہ -/۵۲۰۰۰ ہزار بیگھہ تھا جو تقریباً ۲۶ ہزار ایکڑ زمین تھی اور تمام علاقہ سر سبز و شاداب تھا زیادہ تر جنگل تھا کم زمین کاشت ہوتی تھی اور جنگل میں ہر قسم کا جانور پایا جاتا تھا اور ہر پھل دار درخت بھی موجود تھا براس شہر میں راجہ بیگامل کا قلعہ نما محل تھا اور آبادی کی ضرورت کی تمام سہولت موجود تھی ایک بہت بڑا مینارہ بنایا گیا تھا جس پر سوامن بنولہ کپاس مینار کی اوپر والی منزل پر رکھ کر روشن کیا جاتا اور اس مینار کی روشنی میں تمام علاقہ والے اپنے کام کاج کرتے کسی کو اپنے گھروں میں دیا (چراغ) جلانے کی اجازت نہ تھی اور نہ ہی اندھیرے میں کوئی سرِ عام آگ روشن کر سکتا تھا بہت سخت طبیعت کا راجہ تھا اور اپنی رائے کے مطابق تمام علاقے میں حکومت کرتا تھا۔ اور کورو پانڈے ہندوؤں کے بھگت ہوئے ہیں (مجاہدہ کرنے والے) انہوں نے اپنے علم کے زور سے ایک بہت بڑا شیشے کا تالاب بنایا ہوا تھا جیسے سورج کنڈ (یعنی سورج کی طرح چمکنے والا) کہتے تھے تالاب میں چہار اطراف سیڑھیاں بھی بنائی گئی تھی۔ اور جادو کے زور سے بہت بڑا مندر جو وسیع و عریض رقبہ پر تھا بنایا تھا اور وہاں سالانہ میلہ لگتا تھا تمام ہندوستان کے لوگ سالانہ میلہ میں آتے اور مندر میں عبادت کرتے اور تالاب میں غسل

کرتے تالاب میں مردوں اور عورتوں کے لئے غسل کرنے کی علیحدہ علیحدہ جگہ تھی اور ہندو برہمن لوگ غسل اور عبادت مندر میں جانے کے بعد اپنے آپ کو تمام گناہوں سے پاک تصور کرتے تھے معبد گاہ مندر کو بھدرکالی پرسالی کے نام سے پکارتے تھے اور یہ شہر کے مشرق میں تعمیر کیا گیا تھا بھیدرکالی پرسالی بہت خوبصورت نقش نگار سے مزین تھا۔

الٰہی تابود خورشید و ماہی
چراغ چشتیاں را روشنائی

۹۱۰ھ میں حضرت خواجہ سیدنا شاہ ابوالعلیٰ محمد جعفر چشتی مودودی قدس سرہ العزیز اپنے مریدین اور غلاموں کے ہمراہ برلاس پور جو سلطان سکندر لودھی نے آپؒ کی ملک کیا تھا تشریف لائے اور قصبہ سے دور جنگل میں ڈیرہ لگایا اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا یہ جگہ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سربلندی کے لئے ہمیں عنایت کی ہے آپ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرو اور مجاہدہ میں مشغول ہو جاؤ۔

آپؒ کی جماعت نے جنگل کے قریب جگہ صاف کرنے کے بعد حضرت قبلہ پیرو مرشد کی جگہ بنائی جہاں وہ ذکر خدا میں مشغول ہوئے اور خود مریدین دائیں بائیں خیمے لگا کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے میں مصروف ہوئے مسلمانوں کے اس چھوٹے سے قافلہ کو خیمہ زن ہوتے ہوئے ہندوؤں نے دیکھا اور برلاس کے راجہ بیگام کو اطلاع دی کہ آج مسلمان ہمارے علاقے میں داخل ہو کر خیمہ زن ہوئے ہیں اور اپنے طریقہ سے عبادت خدا میں مشغول ہیں راجہ بیگام نے اپنے وزیروں اور مشیروں کو بلا کر کہا کہ تم لوگ جاؤ اور مسلمانوں کو اس علاقہ سے چلے جانے کا کہو وزیر اور دوسرے لوگ آئے اور حضرت خواجہ سیدنا شاہ ابوالعلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خاموش بیٹھے رہے کچھ عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی کچھ دیر کے بعد راجہ نے دوسرے آدمی روانہ کئے اور پیغام بھجوایا کہ ہمارا علاقہ جلد از جلد خالی کردو۔ حضرت سیدنا شاہ ابوالعلیٰ نے وزیر اور ان کے دوسرے ساتھیوں سے فرمایا کہ

لئے آئے ہو۔انہوں نے عرض کی ہمارا راجہ یہ چاہتا ہے کہ آپؒ اس علاقے سے چلے جائیں
آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ علاقہ سلطان سکندر لودھی نے مجھے نذر کر دیا ہے اور اس کے
کاغذات بھی تیار کرا کر ہم کو دے دیئے ہیں اور ہم اللہ اور اللہ کے رسول (ﷺ) کی
اطاعت کے لئے یہاں پر آئے ہیں اور یہ جگہ اب ہم کو بھی مرغوب ہے اس لئے اپنے راجہ
سے کہو کہ آپ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیں اور سابقہ گناہوں سے تائب ہو جائیں تو شہر پر
آپ حاکم رہیں گے اور ہم جنگل میں گزارہ کر لیں گے جب یہ پیغام راجہ کو ملا تو وہ شیطانیت کا
مجسمہ تھا اور غرور و تکبر حرص ہوا سے مغلوب ہو کر خود حضرت خواجہ سیدنا شاہ خواجہ ابوالعلیٰ چشتی
مودودی کی بارگاہ میں آیا اور غرور و تکبر کا اظہار کیا اور کہا آپ یہاں سے چلے جائیں ورنہ
لڑائی کے لئے تیار ہو جائیں۔حضرت شاہ ابوالعلیٰ نے راجہ کو تلقین کی اور حکم دیا کہ یہ جگہ اب
ہماری ہے اور ہم فساد کرنے نہیں بلکہ امن اخوت محبت کا درس دینے آئے ہیں مگر راجہ بیگامل کو
کچھ سمجھ نہ آئی اور واپس جا کر جنگ کی تیاری کا حکم دے دیا۔اور تمام علاقے میں یہ خبر عام
کر دی کہ ایک چھوٹا سا اسلامی قافلہ ہے اسے ختم کرنے کیلئے تمام ہندو راجپوت اکٹھے ہو جاؤ
کچھ دنوں میں ایک بہت بڑی فوج راجہ بیگابل نے اکٹھی کر لی اور لڑائی کے لئے اعلان
کر دیا۔ادھر حضرت خواجہ شاہ ابوالعلیٰ نے سرنائی کاپی سرگنہ پرگنہ میں اپنے خاندان اور
مریدین کو اطلاع دے دی الغرض راجہ بیگامل سے لڑائی شروع ہوئی اور آپ کے جانثار بڑی
تعداد میں بر اس پور پہنچ گئے اور اس لڑائی کی اطلاع افغان اور ترکمانستان تک پہنچ گئی اور
روزانہ خوب زور کا رن پڑنے لگا۔حضرت شاہ ابوالعلیٰ کو اسلامی سپہ گری کا تجربہ تھا اور اسلامی
نقطۂ نظر سے بڑے حوصلہ اور بردباری سے کام لیتے ہوئے لڑائی بڑی است طریقہ سے جاری
رکھی اور اس طرح ہندو راجہ کی افواج کا زیادہ سے زیادہ نقصان ہوتا رہا اور ان کی تعداد کم ہونا
شروع ہوئی اور آپ کو جنگ کی حکمت عملی کی وجہ سے کامیابی نصیب ہوتی رہی۔

دوران جنگ آپ کی کرامت

ایک روز علی الصبح آپؒ کو روحانی اشارہ ہوا اور آپؒ نے ایک بیل گاڑی منگوائی اور گاڑی کے ایک بیل کو جولا کھا تھا (سفید کالے اور سرخ نشان) ذبح کیا اور الا اللہ کی ضرب لگا کر بیل کو ٹھوکر ماری بیل کو گاڑی میں جوڑا اور تمام براس پور کی خون سے کار لگادی لاکھے بیل کی کار لگانے کے بعد تمام گاؤں الٹ گیا اور وہ ایک مٹی کے ڈھیر میں تبدیل ہوگیا اور راجہ بیگامل اور اس کا خاندان اور ساتھی جنگ میں مارے گئے۔ آپؒ کو اللہ تعالیٰ نے خواجگان چشت کے صدقے میں فتح نصیب فرمائی۔ دوران لڑائی راجہ کی نسل میں ایک بچہ پیدا ہوا جس کو لے کر بچے کی والدہ آپؒ سرکار کی خدمت میں آئیں اور عرض کی یا خواجہ یہ بچہ راجہ بیگامل کی نسل سے ہے اس کو بھی آپ ختم کردیں تاکہ راجہ کی تمام نسل ختم ہو جائے حضرت شاہ ابوالعلیٰ نے شفقت سے اس بچے کو اپنی گود میں لیا اور فرمایا اس کا کوئی قصور نہیں یہ بچہ کثیر الاولاد ہوگا اور یہ ہماری جائیداد میں نصف جائیداد کا مالک ہوگا آپ نے اس بچہ کا نام محمد طیب رکھا جس کی اولاد مسلمان راجپوت ہوئے۔

حضرت شاہ ابوالعلیٰ براس شریف میں آمد اور فیضان جاری کرنے کا نقشہ حضرت خواجہ سید تاج محمد چشتی مودودی نظامی کے اشعار میں ملاحظہ فرمائیں

ہوا ہے ہند میں جلوہ خواجہ مودودؒ چشتی کا
یہ عالم ہوا شیدا خواجہ مودودؒ چشتی کا

بہار چشت رونق ہے زمانے میں یہ ہر جا پر
گل گلزار گلشن ہے خواجہ مودودؒ چشتی کا

خزانے چشت کے لاکر لٹائے ہند میں آ کر
یہ ہے صدقہ زمانے میں خواجہ مودودؒ چشتی کا

گھٹائیں کرم کی آئین اور تھے بادل رحیمی کے
یہ تھا فیضان عالم پر خواجہ مودودؒ چشتی کا

برسائے ہند پر اس نے بڑے یہ ابر رحمت کے
ہوا جاری بڑا دیا خواجہ مودود چشتی کا

ہیں نکلے فیض کے چشمے بڑے عالم میں یہ ہر سو
ہے چمکا نور ہر جا پرخواجہ مودودؒ چشتی کا

یہ ہے وہ تاجؔ بڑا گستاخ اسیر خاک چشتی ہے
بھروسہ ہے اسے اعلیٰ خواجہ مودودؒ چشتی کا

اسلامی ریاست کا قیام

حضرت شاہ ابوالعلیٰ برلاس کی لڑائی سے فارغ ہوئے اور قرب و جوار میں جو گاؤں تھے وہ بھی فتح کیے اور تمام علاقہ کو اپنی عمل داری میں لیا اور برلاس ناامیدی تشنگی کی جگہ آپؒ نے اسلامی ریاست کا نام برآس سیداں رکھا (یعنی ہر اُمید اور آس پوری ہونے کی جگہ اور آپؒ نے اپنے خدام اور علاقے کے کاریگروں کو لگا کر جامع مسجد اور مدرسہ قائم کیا اور باقاعدہ باجماعت نماز شروع ہوئی اور آپ کی شفقت اور بندہ پروری دیکھ کر گروہ در گروہ ہندو مسلمان ہونے لگے۔ اور آپؒ نے فیضان کے چشمے جاری کردیئے ہر طرف ذکر واذکار کی محفلیں ہونے لگی اور آپ نے جامع مسجد کے قریب اپنی رہائش کے لئے حجرے تعمیر کرائے اور دوسری جانب آپؒ کے خداموں کے لئے حجرے تعمیر ہوئے اس طرح برآس سیداں جو بتکدہ تھا وہ آپؒ کی آمد سے نور معرفت سے روشن ہوگیا آپؒ نے سلسلہ چشتیہ کی تعلیم سے ہر خاص و عام کو سرفراز کیا آپؒ کی اعلیٰ نسبی شرافت سے متاثر ہو کر اموپور جو برآس شریف سے ۴ کلومیٹر جنوب مغرب میں تھا راجہ بپاس قبلہ ہٹولہ خان آپؒ کی خدمت میں آیا [illegible] راجہ آپ ہمیں تمام اہل خانہ اور اموپور کی آبادی [illegible] حفاظت

میں لے لو آپؒ نے تمام کو سلسلہ میں داخل کیا راجہ نے اپنی جواں سال بیٹی نگہدار خدمت کے لئے پیش کی حضرت شاہ ابوالعلیٰ نے راجہ کی بیٹی کو اپنے حرم پاک میں شامل کیا اس طرح آپؒ کی یہ تیسری شادی ہوئی۔ اور راجہ کو امو پور کا نواب سردار بنا کر وہ رقبہ عطا کیا جو بعد میں راجہ کی اولاد کے تصرف میں رہا۔ آپؒ نے تمام علاقے کیلئے اپنے مریدین افغان اور ترک سے ایک باقاعدہ ریاست کے انتظام کے لئے سردار مقرر کئے اور ان کے ذمہ تمام گاؤں کی دیکھ بھال لگائی اور دوسری اقوام کی طرف سے جو خطرہ ہوتا وہ اس سے حضرت شاہ ابوالعلیٰ کو آگاہ رکھتے آپؒ نے گاؤں سے باہر ایک درگاہ قائم کی اور مختلف کمرے اور حجرے بنوائے لنگر خانہ بنوایا جس میں روزانہ مسافروں اور تشنگان علم عرفان کے لئے لنگر جاری کیا اور برآس شریف کی جامع مسجد میں ایک جماعت رات بھر عبادت میں مشغول رہتی اور آپ کے حکم سے قبضہ کرکے ہر کونے پر پانچ آدمی رات کو ذکر کرتے اور درگاہ شریف اور جو باہر جانے کا راستہ تھا تحصیل نیسنگ ان جگہوں پر بھی مریدان رات کو ذکر میں مصروف ہوتے اور جتنے شہدا تھے برآس شریف میں رات کو ان قبروں سے بھی ذکر جہر کی صدائیں بلند ہوتی تھی پھر آپؒ نے برآس شریف میں چننگ (ندی) بہتی تھی اس ندی کو ایسی حکمت سے موڑا اور اس کا پانی ایک تالاب میں گرایا اس تالاب سے تمام علاقے کے جانور اور کھیتی باڑی کی ضرورت پوری ہوتی تھی۔

تالاب کی چوڑائی لمبائی اسّی بیگھہ زمین پر مشتمل تھی جو ۱۴۰ ایکڑ جگہ بنتی ہے اور تالاب کی کھدائی میں اور تعمیر میں ایک عرصہ لگا تالاب کی کھدائی کے لئے جو مزدور مزدوری کرتے تھے آپؒ سرکار اُن کو روزانہ مزدوری عطا کیا کرتے تھے۔ آپ جس مصلیٰ پر تشریف فرما ہوتے مصلیٰ کے نیچے سے مزدوری عطا فرماتے۔ چند مزدوروں نے سوچا شاید آپ نے اس جگہ خزانہ دبا رکھا ہے اور اس خزانہ سے روزانہ نکال نکال کر دیتے ہیں کیوں نہ ہم رات کو یہ خزانہ نکال لیں [illegible] زندگی گزار سکیں اس پروگرام کے تحت وہ مزدور [illegible]

آخری پہر آئے اور جس جگہ آپ کا مصلیٰ ہوتا تھا وہ جگہ کی کھدائی شروع کر دی اور خوب جلدی جلدی کام کرتے رہے مگر ناچار مٹی کے علاوہ وہاں سے کچھ نہ ملا وہ لوگ سحری سے پہلے اس جگہ کو برابر کرتے چلے گئے اور صبح کو پھر کام پر آ گئے سارا دن مزدوری کی شام کو جب شاہ ابوالعلیٰ مصلیٰ پر تشریف فرمائے ہوئے اور مزدوروں کو مزدوری عنایت کی تو ان مزدوروں کو جو رات بھر خزانہ تلاش کرتے رہے دوہری (ڈبل) مزدوری عنایت کی انہوں نے عرض کی حضرت صاحب آج ہم کو دوہری مزدوری کس لئے عطا کر رہے ہو آپؒ نے ارشاد فرمایا درویش کسی کی محنت نہیں رکھتا آپ نے رات کو بھی کام کیا اور دن میں بھی کام کیا اس لئے دوہری مزدوری آپ کو دے رہے ہیں وہ لوگ بہت شرمندہ ہوئے اور اپنے کئے کی معافی چاہی اور ایمان میں خوب مستحکم ہوئے اور دل و جان سے اپنے کام میں لگے رہے۔

کیا عالم میں ہے بالا یہ رُتبہ شاہ ابوالعلیٰ
بنایا حق نے ہے اعلیٰ نشان شاہ ابوالعلیٰ

بڑی نوبت خوشی کی ہے وہاں دن رات بجتی ہے
ہزاروں مرد وزن کرتے نظارا شاہ ابوالعلیٰ

گھٹائیں نور کی آئیں ابررحمت کے برستے ہیں
بنا جس جا یہ ہے وہ آستاں شاہ ابوالعلیٰ

زمانہ فیض پاتا ہے درچشتی پہ سب آ کر
میخانہ چشت لٹتا ہے بڑا شاہ ابوالعلیٰ

پیمانے جام عرفان کے اور ہیں توحید کے چشمے
پلائیں بھر کے عالم کو پیمانہ شاہ ابوالعلیٰ

ہوا آباد ہے گلشن زمانے میں یہ چشتی کا
کیا روشن عالم کو جمال شاہ ابوالعلیٰ

بنایا تاج کو سرمست پلا کر جام اُلفت کا
دَر دَربان کا خادم ہوا شاہ ابوالعلیٰ

☆......☆......☆

خالق نے تمانی دنیا میں جلوہ ہے دیکھا یا شاہ جی کا
عالم میں برآس اِک بستی ہے گلزار بنایا شاہ جیؒ کا
نوبت بھی نقارے بجتے ہیں عالم میں ہر سو سنتے ہیں
دنیا کے کام سنورتے ہیں ہوتا ہے اشارہ شاہ جیؒ کا
مودود پیا کے پیارے ہیں یہ چشت کی آنکھ کے تارے ہیں
محبوب یہ پاک ہمارے ہیں در خاص حبیب ہے شاہ جیؒ کا
دربار پہ دُنیا آتی ہے مراد دلی لے جاتی ہے
چوکھٹ پہ ترانے گاتی ہے کھلتا ہے عجب رنگ شاہ جیؒ کا
ولیوں کے مجمع ہوتے ہیں ابدال وہاں پر آتے ہیں
ارشاد وہاں سے پاتے ہیں ہوتا ہے حکم جب شاہ جیؒ کا
یہ تاج محمد آتے ہیں چوکھٹ پر سر کو جھکاتے ہیں
یہ نور محمد کا دَر ہے دربار جو ہے یہ شاہ جیؒ کا

اولادِ پاک

حضرت خواجہ سیدنا شاہ ابوالعلیٰ محمد جعفر چشتی مودودی رحمتہ اللہ علیہ کی تین ازواج پاک سے جو اولاد ہوئی وہ بھی مظہر ولایت اور بڑے درجات کے حامل ہوئے آپ کے بارہ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔

1۔ حضرت سید خواجہ عبدالعلیٰ چشتی جو جانشین اوّل ہوئے

2- حضرت سید خواجہ محمود چشتی

3- حضرت سید خواجہ محمد چشتی

4- حضرت سید خواجہ شمس چشتی

5- حضرت سید خواجہ عبدالرحیم چشتی

6- حضرت سید خواجہ مبارک علی چشتی

7- حضرت سید خواجہ قطب الدین چشتی

8- حضرت سید خواجہ علی چشتی

9- حضرت سید خواجہ نظام علی چشتی

10- حضرت سید خواجہ قاسم علی چشتی

11- حضرت سید خواجہ ابوالحسن چشتی

12- حضرت سید خواجہ اویس چشتی

1- صاحبزادی سیدہ پاک

2- حضرت سیدہ زادی

آپؒ کی بڑی بیٹی کی شادی مبارکبادی حضرت خواجہ سید عبدالواحدؒ چشتی بن حضرت سید رکن الدین چشتی بن حضرت سیدنا خواجہ علیؒ چشتی مودودی سرنائی شریف جو حضرت شاہ ابوالعلیٰ کے دادا حضور تھے ہوئی اور حضرت شاہ عبدالواحد چشتی قطب زمانہ تھے آپ کا مزار اقدس برآس شریف نالہ چننگ پر تھا۔ (ندی) جو تالاب شاہ جی سے ملتی تھی آپ کے پاس ندی کا پل تھا جو راستہ نیشنگ سے برآس آتا تھا اگر کوئی سوار برآس شریف میں داخل ہونے کے لئے آئے۔ اور حضرت خواجہ عبدالواحد چشتی کے مزار اقدس سے ندی والے پل پر سواری سے نہ اُترے تو ندی کے پل کے پار آپ بمعہ سواری اسے الٹا کر دیتے تھے بعض دفعہ ندی میں گرا دیتے اور جو کوئی سوار پل سے اتر کر پیدل پل کراس کرے وہ ٹھیک [illegible] تنے کامل درویش تھے اور حضرت شاہ ابوالعلیٰ کے د[illegible] [illegible] جانے

کے لئے تمام لوگوں کو باآدب رہنے کی تلقین کرتے ورنہ بے ادب کو برآس کی حدود میں داخل نہ ہونے دیتے۔اور حضرت شاہ ابوالعلیٰ کی دوسری صاحبزادی جن کی شادی حضرت خواجہ سید داؤد ندیورآسوہ کہ ولایت پورپ میں واقع ہے حضرت سید داؤد چشتی فرزند قطب الاولیأ حضرت شیخ سید بدرالدین صاحب ولایت شیخو پورہ برناوہ سے ہوئی۔حضرت شاہ ابوالعلیٰ چشتی مودودی کے خداموں کو یا آپ کی اولاد کے بارے میں کوئی ہندو نازیبا الفاظ استعمال کرتا یا صرف یہ ہی کہتا کہ اب آپ کی اولاد کامل نہیں یا سیدزادے وہ نہیں رہے اس ہی وقت وہ لوگ پکڑ میں آجاتے بعض دفعہ اُن کو الٹا کر دیا جاتا اور بعض دفعہ چارپائی سے گرا کر کلمہ شریف کا ذکر شروع ہوجاتا اور اکثر ایسا ہوا کہ گھر میں جتنے افراد ہوتے کلمہ شریف کا ذکر شروع کردیتے باہر سے کوئی ان کا آدمی بھی آتا تو وہ بھی ان میں شامل ہوجاتا۔

بعد میں کوئی ہمسایہ حضرت کی اولاد کے پاس جاتے اور ان کی معافی دلواتے پھر وہ حضرت صاحب جو بزرگ وہاں حاضر ہوتے وہ اظہار کرتے کہ انہوں نے حضرت شاہ ابوالعلیٰ چشتی کی اولاد کے بارے میں فلاں گستاخی کی جس کی وجہ سے ہم نے حاضر ہوکر اسے نصیحت کی اور آئندہ کوئی ایسی حرکت نہیں کریں گے ہم لوگ ہر وقت حضرت کے مزار اور اولاد کی حفاظت پر مامور ہیں۔

حضرت شاہ ابوالعلیٰ چشتی ؒ نے اپنے صاحبزادوں کو خلافت اور ولایت سے نوازا۔اپنی اولاد کے بارے میں آپ کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

ارشادات عالیہ

☆...... جو لوگ یا قوم میری اولاد کو تنگ کریں گے وہ نہ رہے گی اگر میری اولاد کسی کو ناجائز تنگ کرے گی وہ بھی نہ رہے گی۔

☆...... جو شخص میری اولاد کی قدر کرے گی انشاء اللہ دنیا اس کی قدر کرے گی آپ نے فرمایا جو شخص میری اولاد سے ممتاز ہوگا اس سے دنیا کو فیض پہنچے گا۔

☆...... اور میری اولاد جو بے نماز ہوگی اس سے کسی کو کوئی فیض نہ ہوگا۔ آخری زمانہ میں میری اولاد ایک دوسرے کی بددُعا سے ختم ہو جائے گی۔ تالاب شاہ ابوالعلیٰ میں جو شخص غسل کرے گا مریض صحت یاب ہو جائے گا درگاہ شریف کے کنویں کا پانی مریضوں کی صحت کیلئے اکسیر ہے۔

آپؒ نے فرمایا۔

دنیا کی چاہت بت پرستی ہے۔

دنیا کی محبت خود پرستی ہے۔

لالچ ہی شیطان کا راستہ ہے۔ دل سے شر کا نکالنا حلال رزق حاصل کرنا ہے۔

قیامت کے نزدیک مسلمانوں میں محبت کم ہو جائے گی۔

- کافر طاقت پکڑیں گے۔

اسلام کا لباس پہن کر عالم بنیں گے۔

مسلمانوں کو گمراہ کریں گے اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

- آپؒ نے فرمایا...... دنیا ظلم کرے گی میری اولاد صبر کرے گی۔

بھائی کا حصہ کھانا حرام گوشت کھانے کے برابر ہے۔

قیامت سے پچاس برس پہلے یہ بستی برآس شریف صفحۂ ہستی سے مٹ جائیگی اور پھر قیامت برپا ہوگی۔

الٰہی رحم کن برحال زارم — کہ ازدردِ دلی بس بے قرارم
تو ہستی غیب دان و عیب پوشاں — کہ دانی جملہ را اسرار خموشاں
تو ہستی واقف راز نہانی — ازاں بر کہ تواں گفتن کہ دانی
ولیکن بہر تسکین دِل زارم — عائم حالت خود برتو اظہار
گرفتارم بدست نفس کافر — شدم از طاعت معبود قاصر
برائے خاندان چشتؒ عارا — بکن مفتوح راہ اِنقارا

حضرت شاہ ابوالمعالیؒ نے براس شریف فتح کرنے کے بعد اور راجہ بیگا مل کا قلعہ اور وہ آبادی جو خاص راجہ کے لوگوں کی تھی الٹنے کے بعد نئے جگہ پر براس شریف کو آباد کیا اور وہاں پر پہلے مسجد تعمیر کی اور مدرسہ تعمیر کیا اور درگاہ تعمیر کی جس میں آپ اپنے امراء اور سرداروں کے ساتھ جو افغانستان سے آپ کے خاندانی مرید تھے جلوا فرما ہوا کرتے تھے اور تمام علاقہ کی تعمیر و ترقی اور ان کے فیصلے اور دادرسی آپ کرتے۔ تمام گاؤں جو آپ (یعنی براس شریف) کی حدود میں تھے یعنی آپ نے براس شریف کو ایک اسلامی ریاست بنا کر تمام انتظام اپنے خادموں اور اولاد کو سپرد کر دیئے اور خود درگاہ جو بہت بڑا ہے۔ مہمان خانہ تھا سینکڑوں لوگ روزانہ آ کر داخل اسلام ہوتے اور ترقی دارین کے لئے آپ سے رہنمائی لیتے اور ہر طرح کی تعلیم کا بندوبست براس شریف میں کیا گیا ایک بہت بڑا نقارہ رکھا گیا جو علاقہ میں رمضان المبارک کا اعلان عیدین اور تمام خوشیوں کے موقع پر بجا کر تمام لوگوں کو مطلع کیا جاتا اور اگر کسی دشمن کا خطرہ ہوتا تو پھر بھی نقارہ بجا کر تمام مسلمانوں کو اکٹھا کیا جاتا اور دشمن کا مقابلہ کیا جاتا یہ تمام اصلاحات اور فتوحات نافذ کرتے آپ کو تقریباً بارہ برس ہو گئے اور پھر آپ نے دوسرے شہروں میں اپنے خلفاء کو دین اسلام کی تعلیم کے لئے روانہ کیا آپ کے خلفاء برناوہ شیخوپورہ ضلع میرٹھ سردھنا پرگنہ اور سرنائی شریف جو آپ کے والدین کا مرکز تھا اور سرہند بسی میں آپ کی اولاد اور خلفاء نے دین اسلام کی تبلیغ کی اور انہوں نے سکونت بھی ان شہروں کی جن پر حضرت نے منتخب کیا۔

حضرت اپنی رہائش کے ساتھ اپنے خاندان کیلئے بھی مکان تعمیر کرائے اور درسگاہ کے علاوہ مہمان خانہ بھی تعمیر کرایا اور راجپوتوں کی بستی علیحدہ آباد کی اور اپنے خدام کی بستی بھی علیحدہ بنوائی اور جہاں پر آپ شروع میں تشریف لائے تھے وہاں املی کا پیڑ لگوایا تھا اور بعد میں آپ کا مزار اقدس بھی املی کے درخت کے ساتھ تعمیر ہوا۔ اور اطراف میں تمام شہداء کی قبریں تھی اور خدام جو افغاناں سے تشریف لائے تھے۔ آپؒ نے براس شریف کو شاہانہ طرز تعمیر پر بنایا اور تمام وہ جگہیں تعمیر کرائیں جو ایک حاکم وقت کی ضرورت ہوتی ہیں کیونکہ آپ

اس علاقہ میں دین اسلام کے فاتح کی حیثیت سے آئے تھے اور آپ کا تبلیغ کا نظام مسجد او
خانقاہی نظام تھا اور اس کے دور میں نتائج برآمد ہوئے کہ اس وقت سے لے کر ملک کی تقسیم و
ہند پاک آزادی تک وہاں کا نظام آپ کے خاندان کے پاس تھا اور ہر طرح کے فیصلے براس
شریف میں کئے جاتے تھے اور روحانی فیض بھی بٹتا تھا تو ظاہری دنیاوی معاملات کی نگرانی
بھی ہوتی تھی اور جہاں بھی کوئی معاملہ ہوتا آپؒ کی اولاد اُسے حل کرتی تھی۔ اور اطراف
میں جتنے گاؤں آباد تھے تمام کے تمام براس شریف سے ہی علم و آگاہی اور دین و دنیا کی
ضرورت پوری کرتے تھے اور جوق در جوق اسلام سے وابستہ ہوتے جاتے تھے۔

حضرت شاہ ابوالعلیٰؒ نے عبادت اور مجاہدہ کا ایسا اہتمام کیا کہ پاکستان بننے تک یہ
نظام چلتا رہا مسجد کے صحن میں چار آدمی آبادی کے چاروں کونوں پر چار + چار آدمی اور درگاہ
آستانہ عالیہ میں ۵ آدمی ہماوقت ذکر جہر و خفی میں مصروف رہتے تھے اور دن بھر رزق حلال
کے لئے اور رات بھر عبادت میں آپؒ کا خاندان اور مریدین مشغول رہتے اور جو زبان سے
بات نکلتی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُسی وقت پوری ہو جاتی اور آپؒ کی تمام اولاد منبع ولایت
اور کشف و کرامات سے سرفراز تھے۔

حضرت مولانا شاہ ابوالعلیٰؒ تشریف فرما تھے تمام مریدین خدام حاضر خدمت
تھے آپ نے اپنے خادم خاص جو افغان تھا فرمایا آپ کو اور آپ کی اولاد کو ہماری طرف سے
انعام ہے کہ جو باؤلے کتے یا زہریلے جانور کے کاٹنے سے جو انسان یا جانور باولا ہو جائے
اس کے منہ سے سفید جھاگ آنے شروع ہو جائیں تو آپ اس انسان کی آنکھوں میں
آنکھیں ڈال کر اس کے منہ میں تھوک دیں اور سینے سے سینہ ملا کر دبالیں چند منٹ میں وہ
شخص ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ انسان یا جانور کے باولے ہونے کا دنیا میں کوئی علاج نہیں
اور حضرت شیخ پیر و مرشد نے اپنے مرید کو اور اس کی اولاد کو یہ علاج دیگر انسانیت کے لئے
بہت بڑا احسان کیا اور پھر آپ کی اولاد جو اس وقت حاضر خدمت تھی عرض کیا یا حضرت ہم
عاجزوں کیلئے کیا حکم ہے؟

حضرت سیدنا شاہ ابوالعلیٰ نے اپنی زبان گوہر نایاب سے فرمایا جو شخص باولے ہونے سے پہلے آ جائے آپ کے پاس یا آپؒ کی اولاد کے پاس آپ لعاب دہن زخم پر لگا دیں یا تین بار پانی سے کلی اس زخم یا متاثرہ حصہ کو پانی سے کلی لگا دیں انشاء اللہ کبھی بھی پاگل پن یا باؤلا نہ ہوگا۔

حضرت شاہ ابوالعلیٰ کے فرمان سے تمام اطراف میں یہ خبر ہوگئی اور جس شخص کو پاگل، باؤلا کتا یا گیدڑ کاٹتا فوراً وہ شخص آپ کے دربار میں آ جاتے اور فیض یاب ہوتے۔ اگر کوئی شخص پاگل ہو جاتا تو اس شخص کو آپ کے دربار میں بند کر دیتے اور آپ کے مزار شریف میں جو کنواں تھا اس کا پانی اس کے اوپر ڈالتے وہ مریض ٹھیک ہو جاتا آپ کی اولاد میں یہ بخشش دَم کرنے کی آج تک موجود ہے۔

ہندوستان میں آج بھی ہزاروں لوگ آپ کے مزار سے اس مرض یعنی کتے کاٹنے اور دیگر پاگل جانوروں کے کاٹنے سے جو متاثر ہوتا ہے وہ درگاہ حضرت شاہ ابوالعلیٰ چشتیؒ میں آتا ہے اور خدام جو بھی دربار پر ہے وہ اسی طرح کرتے ہیں اور وہ مریض ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اور تمام قسم کے لاعلاج مریض بھی سرکار کے درگاہ میں جاتے ہیں جو خادم وہاں ہوتا ہے آپ کے مزار اقدس پر پانی گرا کر پھر قدموں کی طرف گڑھا بنا ہوا ہے وہ پانی اکٹھا کر کے مریض کو دے دیتے ہیں اور انشاء اللہ وہ مریض ٹھیک ہو جاتا ہے یہ عمل آپ کی اولاد کے ہجرت کرنے کے بعد شروع ہوا ورنہ آپ کی اولاد جب تک براس شریف میں موجود تھی تو وہ دَم کرتے تھے اور تمام بیماروں اور حاجت مندوں کی مشکلیں آسان ہو جاتی تھی اب آپ کے خاندان کے لوگ پاکستان میں مخلوق خدا کی رہنمائی اور مشکل کشائی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ خواجگان چشت براس شریف کا یہ فیض تا قیامت جاری رہے اور آپ کی اولاد کو بزرگان خواجگان چشت کے اصولوں پر چل کر زندگی گزارنی چاہئے۔

حضرت سیدنا شاہ ابوالعلیٰ محمد جعفر چشتی مودودی ترمذیؒ نے اپنے جدِ امجد حضرت مولانا خواجہ خواجگان قطب الدین مودود حق اولین چشتیؒ اور پیر و مرشد شہباز ولایت قطب

ربانی حضرت سیدنا شاہ خواجگی چشتی مودودی جن کا وصال یکم رجب المرجب کو ہوا اور دادا حضور حضرت مولانا سید علی چشتی مودودی قطب سرنائی شریف جن کا وصال مبارک دور جب المرجب کو ہے۔

یکم اور دوم رجب کو عرس مبارک کا اہتمام شروع کیا اور براس شریف میں محفل سماع شروع ہوئی اور ذکراذکار کی روح پرور محفل انعقاد پذیر ہوئیں اور تمام ہندوستان سے اورافغان سے قطب ابدال اوتادولی قلندر عرس مبارک کے موقع پر تشریف لاتے اور فیضان چشت سے اپنی روحوں کو جلا بخشتے۔

ولیوں کے مجمعے ہوتے ہیں بدال وہاں پر آتے ہیں
ارشاد وہاں سے پاتے ہیں ہوتا ہے حکم جب شاہ جی کا

حضرت شاہ ابوالعلیٰ چشتی مودودی ؒ کا وصال مبارک بھی دو رجب المرجب ۹۳۶ھ کو ہوا درگاہ مبارک جہاں آپ اکثر املی کے درخت کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے آپ کا مزار پرُانوار مرجع خلاق ہوا اور تمام مخلوق خدا آپ سے ظاہر میں فیض حاصل کرتی تھی بعد وصال کے باطنی فیض جاری ہوا۔ آپ کے خادم خاص کو جگہ آپ کے مزار کے دروازہ پر ملی جیسے وہ زندگی میں خدمت کرتا تھا بعد وصال کے اپنے دروازہ پر قائم رکھا اور اس نے بھی آج تک کسی گستاخ اور بے ادب کو مزار شریف پر نہیں آنے دیا آپ کی سواری کے لئے جو ہاتھی تھا اس کو بھی مزار شریف کے قبرستان میں دفن کیا۔ حضرت شاہ ابوالعلیٰ کے مزار پرُانوار جنات محافظ ہیں جو شخص وضو کی حالت میں فاتحہ کے لئے جاتا ہے وہ اسے درویشی لباس میں ملتے ہیں۔ اگر کوئی آپ کی اولاد سے درگاہ شریف میں فاتحہ کرنے کیلئے آتا ہے تو وہ جن آداب بجالاتے ہیں۔ کوئی شخص آستانہ عالیہ میں ناپاکی یا بے وضو ہونے کی صورت میں ہیں جاسکتا۔ آپ کے جنات محافظ اُسے دُور سے ہی روک دیتے ہیں۔

حضرت شاہ ابوالعلیٰ چشتی مودودی ؒ کے پہلے جانشین آپکے بڑے صاحبزادے حضرت سیدنا [illegible] علی ہوئے اور آپ ؒ کے تمام اولاد صاحب ولایت اور خلیفہ [illegible] تمام

Scanned with CamScanner

نے سلسلہ چشتی موودودی کو ترقی دی اور خواجگان کا فیض جاری رکھا آپؒ کا صاحبزادہ حضرت سیدنا قاسمؒ علی ہمراہ اپنی والدہ ماجدہ سیدہ زادی جو حضور غوث الاعظمؒ کی اولاد سے تھیں بعد وصال حضرت شاہ ابوالعلیٰ چشتی بغداد شریف تشریف لے گئے اور آپ کی اولاد اور سلسلہ بغداد شریف میں موجود ہے۔

حضرت کی اولاد سرہند بسی:

برناوہ شیخو پورہ ضلع میرٹھ سرنائی کا پی جو بعد ایک عرصہ کے نواب گڑھ اور شاہ اعلیٰ پور میں مقیم ہوئے اور جہاں جہاں بھی گئے اپنے علم اور جہد مسلسل سے چشتی شمع روشن کی اور ہندوستان میں خواجہ خواجگان کا فیض عام کیا بعد تقسیم ہند آپ کی اولاد پاکستان میں فروکہ ضلع سرگودھا بہل شریف ضلع بھکر اٹک کیملپور تلہ گنگ گوجرانوالہ لاہور منڈی چشتیاں اوکاڑہ مظفر گڑھ اور سندھ میں آباد ہے۔

☆......☆......☆

شجرہ نسب حضرت سید ابوالعلی محمد جعفر مودود چشتی

براس ضلع کرنال

حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

زوجہ

امام المشتاق والمغارب اسد اللہ الغالب حضرت

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت امام محمد تقی الجواد رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت عبداللہ المقلب علی اکبر

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت محمد رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت محمد ابراہیم رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت محمد سمعان رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت خواجہ ابو یوسف ناصرالدین رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت خواجہ قطب الدین مودود حق اولین رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت نجم الدین ابواحمد مشتاق رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت رُکن الدین رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت نظام الدین رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت قطب الدین ثانی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا ابواحمد ثانی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا محمد یوسف ثانی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا زاہد علی مودودی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا مودود ثانی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا خواجہ علی مودودی چشتی ثم سرنائی کالپئی ضلع کرنال
حضرت سیدنا شاہ خواجگی مودودی چشتی نظامی ثم سونائی
حضرت سیدنا شاہ ابوالعلیٰ محمد جعفر مودود چشتی ثم براس شریف ضلع کرنال
حضرت سید ابوالعلی چشتی
حضرت سید محمود چشتی
حضرت سید خواجہ محمد چشتی
حضرت سید خواجہ شمس چشتی
حضرت سید خواجہ عبدالرحیم چشتی
حضرت سید خواجہ مبارک چشتی
حضرت سید خواجہ قطب الدین چشتی
حضرت سید خواجہ علی چشتی
حضرت سید خواجہ نظام الدین چشتی
حضرت سید خواجہ قاسم چشتی
حضرت سید خواجہ ابوالحسن چشتی
حضرت سید خواجہ اویس چشتی
حضرت سیدہ دختر
حضرت سیدہ دختر

حضرت سید خواجہ ابوالعلےٰ محمد جعفر مودود چشتی براس شریف

حضرت سیدنا خواجہ علی مودود چشتی آپ والد کے جانشین ہوئے

حوالہ اقتباس انوار صفحہ ۳۰۸

حضرت سیدنا خواجہ حسین مودود چشتی

حضرت سیدنا مودود چشتی ثانی

حضرت سیدنا ابو ناصر ثانی

حضرت سیدنا خواجہ جان محمد مودود چشتی

جانشین صاحب ولایت براس شریف

حضرت سیدنا خواجہ ابوالعلےٰ محمد جعفر مودود چشتی براسوی
حضرت سیدنا خواجہ شمس الدین مودود چشتی
حضرت سیدنا خواجہ علی المعروف عبدل مودود چشتی
حضرت سیدنا خواجہ غریب مودود چشتی
حضرت سیدنا خواجہ عبداللہ مودود چشتی
حضرت سیدنا خواجہ پیر محمد مودود چشتی
حضرت سیدنا خواجہ رضا علی مودود چشتی
حضرت سیدنا خواجہ بیگ المعروف بیگا پیر مودود چشتی
حضرت سیدنا خواجہ نور علی مودود چشتی صاحب ولایت براس
حضرت سیدنا ظفر علی مودود چشتی
حضرت سیدنا فیض علی مودود چشتی
حضرت سیدنا الفت علی مودود چشتی
حضرت سیدنا الست علی مودود چشتی

حضرت سیدنا خواجہ نور علی مودود چشتی صاحب ولایت براس
حضرت سیدنا ظفر علی مودود چشتی
حضرت سیدنا محسن علی مودود چشتی
سید منظور علی
سید محفوظ علی
سید منصب علی مودود چشتی
سیدہ محفوظ
سیدہ مجید
زوجہ سید یعقوب علی
سیدہ محمود
سیدہ بشریٰ
سید ضمیر علی
سیدہ شریفاً
سید نسیم علی
سید شمیم علی
سید فہیم علی
سید مقیم علی
سید شکیل علی
سید وکیل علی
سید ظفر علی
وسیم علی
عامر علی
آصف علی
کاشف علی
سیدہ آمنہ بیگم
زوجہ نعمت ربانی
راولپنڈی
سید محسن علی
سید مستقیم علی
سید معین علی
سید حسن عسکری
سید اسد علی
سید ندیم علی
سید عزیز علی
سید فہد علی
سید عدیل علی
سید تفیل علی
سید کلیم علی
عاصم علی
اعظم علی
کاظم علی
قاسم علی
رضا علی
قطب علی

حضرت سیدنا خواجہ نور علی مودودی چشتی صاحب ولایت براس شریف
سید الفت علی
سید الست علی
سید بشارت علی
سید نجف علی
سید احمد علی
بیوی نظام
سید سعادت علی
سید مدت علی
سید امیر علی
سید رفیق علی
(لاولد)
سیدہ محمودا
سید رحمت علی
سید نیامت علی
سید سلامت علی
سید مشتاق علی
سید مکرم علی
سید اختر علی
سیدہ ستارہ بیگم
سیدہ اختری بیگم
سید انتظار علی
سید رمضان علی
سید نثار علی
سیدہ حسینہ بیگم
سید غلام فرید
خرم شہزاد
سید افتخار علی
سید عبداللہ
سید محمد زکی
سید خالد علی
طارق علی
عبدالخالق
عاشق علی
عابد علی
ساجد علی
عظیم علی
عثمان علی
حیدر علی
نقاس علی
طاہر علی
سیدہ رابعہ ناز
عمر فاروق
عبداللہ
عبدالرحمٰن
سیدہ تنزیلہ

حضرت سیدنا خواجہ نور علی مودود چشتی صاحب ولایت براس
سید الست علی مودود چشتی
سید نجف علی
سید احمد علی
سید رحمت علی
سید سلامت
سیدہ سلاما
سید فخر علی
سید محمد شریف
سید محمد لطیف
سید محمد رشید
سید محمد رفیق
سید رفیق
ذوالفقار علی
افتخار علی
خالد علی
عمران علی
مختار علی
وقار علی
عبداللہ
عبدالرحمٰن
علی احمد
زین علی
عبدالغنی
خلیل احمد
حفیظ علی
حبیب علی
غلام مصطفیٰ
شفیق علی
نوید علی
کامران علی
منیب علی
معظم علی
حمید علی
محفوظ علی
جنید علی
حسیب علی
دیان علی
ریحان علی
فاروق علی
ابوبکر علی
عثمان علی
علی رضا
ضیاء رفیق
احمد رفیق

سید الست علی مودودی چشتی

حضرت سیدنا خواجہ ابوالعلےٰ جعفر مودود چشتی براس شریف

- حضرت سیدنا خواجہ شمس الدین مودود چشتی
- حضرت سیدنا خواجہ علی المعروف عبدل مودود چشتی
- حضرت سیدنا خواجہ غریب مودود چشتی
- حضرت سیدنا خواجہ عبداللہ مودود چشتی
- حضرت سیدنا خواجہ پیر محمد مودود چشتی
- حضرت سیدنا خواجہ رضا علی مودود چشتی
- حضرت سیدنا خواجہ بیگ المعروف بیگا پیر محمد مودود چشتی
- حضرت سیدنا سید نور علی مودودی چشتی صاحب ولایت براس
- حضرت سیدنا فیض علی مودود چشتی
  - سید سلطان علی
    - سید حاتم علی
    - سید ہاشم علی
  - سید نوازش علی
    - سید یعقوب علی
      - سید ایوب علی چشتی
        - سید صوفی محمد اقبال چشتی نظامی
          - سید [illegible]
          - سید شاہد تاج محمد
          - حنا اقبال
          - ثنا اقبال
    - سید محبوب علی
  - سید احمد علی
    - سید سخاوت علی
      - سید بشیرا
      - سید کرامت علی
        - سید عمرالدین
          - سید نثار علی
          - سید اسرارعلی
          - سید اقرار علی
      - سید امانت علی مجرد

حضرت سیدنا خواجہ شمس الدین مودود چشتی صاحب ولایت براس
حضرت سیدنا علی المعروف عبدل مودود چشتی
حضرت سیدنا غریب مودود چشتی
حضرت سیدنا عبداللہ مودود چشتی
حضرت سیدنا پیر محمد مودود چشتی
حضرت سیدنا رضا علی مودود چشتی
حضرت سیدنا بیگ علی المعروف بیگا پیر
حضرت سیدنا خواجہ نور علی مودود چشتی صاحب ولایت براس
حضرت سیدنا فیض علی مودود چشتی
حضرت سیدنا نوازش علی مودود چشتی
حضرت سیدنا یعقوب علی مودود چشتی
سید عبدالقیوم علی
سیدہ شبیرا
سید شبیر علی
سید ذاکر حسین
سید صابر علی
سیدہ کلثوم
زوجہ عبدالرحمٰن
سیدہ زاہدہ
زوجہ عبدالرزاق
سلطان علی
سردار علی
آمنہ خاتون
علی رضا
علی مرتضیٰ
علی مجتبیٰ
علی مصطفیٰ
سیدہ حرا صابر
حافظ آصف علی
کاشف علی
عاطف علی
عارف علی
نرگس تسنیم زوجہ محفوظ علی
احسن علی
حسن علی
حسین علی
کوثر تسنیم زوجہ نور محمد
فضیلت تسنیم زوجہ فضل مہران

حضرت سید فیض علی مودود چشتی
سید نوازش علی مودود چشتی
سید یعقوب علی مودود چشتی
سید شبیر علی
سید بشیر علی
سید عبدالرحمٰن
سید شکیلہ
زوجہ سید صابر علی
سید عبدالرزاق
سید عاصم علی
سید وسیم علی
سیدہ امارہ
زوجہ سید امجد علی
سید محمد
اسمارہ فاطمہ
سید بلال
سید مبین علی
سید معین علی
سید اویس علی
سید جویریاہ
سید احسان علی

حضرت سیدنا خواجہ ابوالعلےٰ محمد جعفر مودود چشتی براس شریف
حضرت سیدنا عبدالرحیم مودود چشتی
حضرت سیدنا خواجہ علی مودود چشتی
حضرت سیدنا وہاب مودود چشتی
حضرت سیدنا علی اکبر مودود چشتی
سید جوہر علی
سید محبت علی
سید باری علی
سید شکر اللہ علی
سید حسین علی
سید رحمش اللہ علی
سید سند علی
المعروف سودھا
سید امام علی
سید شرف علی
سید بیگ علی
المعروف
پینگاہ شاہ
سید فیض علی
رحیم
زوجہ مہر علی
سید نور علی
سید امیر علی
سید فضل علی
سید وزیر علی
فیض علی
سید حشمت علی
محمد اسحاق
سید ابراہیم
ممتاز
زوجہ ابراہیم
سید محمد حنیف چشتی نظامی
سید رستم علی
سید غلام فرید
سید حاکم علی
سید محمد علی
رحمت علی
مجید علی
شہناز بیگم
زوجہ حامد علی
انجم بیگم
زوجہ عرفان
نادرہ بیگم
زوجہ فرقان علی
راحت بیگم
بلو

حضرت سید عبدالرحیم مودود چشتیؒ براس
حضرت سید علی مودود چشتیؒ
حضرت سید وہاب مودود چشتیؒ
حضرت سید علی اکبر مودود چشتیؒ
حضرت سید جوہر علی مودود چشتیؒ
سید شکر اللہ علی مودود چشتیؒ
سید رحمت اللہ علی مودود چشتیؒ
سید خدا بخش
سید اکبر علی
سید بیگ علی
المعروف ونگاہ شاہ
سید فیض علی
سید رستم علی
سید احمد علی
سید علی حسن
سید اصغر علی
سید عظیم علی
سید حسن علی
سید محمد حسین
سید رشید علی
سید خورشید علی
سید جمشید علی
سید جنید علی
المعروف صدر شاہ
سید امیر علی
سیدہ کنیز فاطمہ
زوجہ سید سخاوت علی
سید اختر علی
سید حامد علی
سید اشرف علی
سید یوسف علی
یونس علی
شوکت علی
ارشد علی
محبوب علی
معین الدین
نظام الدین
دلشاد علی
محفوظ علی
خوشنود علی
مقصود علی

حضرت سیدنا خواجہ عبدالرحیم مودود چشتی
سیدنا خواجہ علی مودود چشتی
سیدنا خواجہ وہاب علی مودود چشتی
سیدنا علی اکبر مودود چشتی
سیدنا خواجہ جوہر علی مودود چشتی
سیدنا شکر اللہ علی مودود چشتی
سیدنا رخمش اللہ علی مودود چشتی
سیدنا فیض علی
سیدنا نادر علی
سید جان علی
سید سلطان علی
سید احمد علی
سید وزیر علی
سید جعفر علی
قاسم علی
نھو علی
صفدر علی
ممتاز علی
منور علی
واجد علی
سید حشمت علی
بندہ حسن
المعروف چھجو
عابد علی بھور
بندو بندہ حسن
سخاوت علی
سید ہاشم علی
سید فرمائش علی
دختر نیک اختر
زوجہ اقبال
خادم علی
اسمٰعیل
المعروف ممن پہلوان
غلام فرید
کاشف علی
محمد طلحہ

حضرت سیدنا خواجہ ابوالعلیٰ محمد جعفر مودود چشتی براس
حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین مودود چشتی
حضرت سید محمد چشتی
سید ابواحمد
سید بدرالدین
سید شاہ محمد
سید بہادر علی
سید نثار المعروف نتھو شاہ
سید دیدار علی المعروف دارا
سید سعادت علی
سید عنایت علی
سید ہدایت علی
سلطان علی
کرامت علی
حیدرآباد دکن
غلام علی
رحم علی
حفیظ علی
فیض علی
عالم علی
نصیر علی
سید محمد حسین
سید احمد علی
سیدہ غفور
بعفر بی
اللہ دیا
فضل علی
فکر علی

حضرت سیدنا قطب الدین مودود چشتی براس
حضرت سید بدرالدین مودود چشتی
سید غلام محمد چشتی مودود
سید نظام علی
سید کرم علی
سید خدا بخش
سید مردان علی
سید امام بخش
بشارت علی
سردار علی
محمد علی
سلطان علی
روشن علی
سید منصب علی
سید نظر محمد
اللہ یار
حضرت سید تاج محمد چشتی
قطب بہل
محمد عمر
فیاض محمد
نیاز محمد
حاجی ممتاز علی
دختر
خاوند سید حنیف شاہ
محمد شریف
پیر سید غلام فرید شاہ صاحب
محمد شبیر
محمد خلیل

حضرت سید بدر الدین چشتی مودودی بر اس
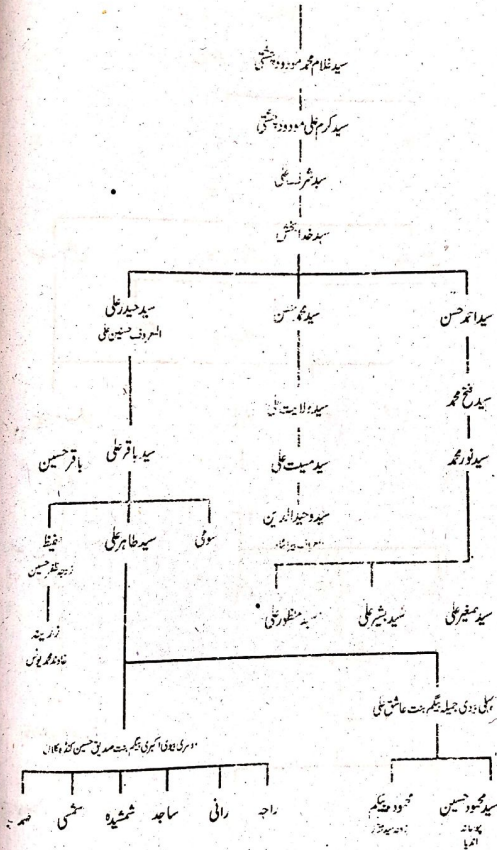
حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین مودود چشتی براس
حضرت سید ابواحمد مودود چشتی
حضرت سید اعظم علی مودود چشتی
سید چاند علی
سید محمد نذیر
یہ بزرگ سرہند بسی چلے گئے تھے
سید تراب علی
سید نور علی
سید فضل علی
سید سلطان علی
سید عاشق علی
سید لطیف علی
سید کلیم اللہ — ہدایت النبی — سلیم اللہ
سید امام علی مامو
سید غلام محمد گامو
عنایت النبی
سید غلام النبی
قدرت اللہ
سید نواب علی
سید باغ علی
عظیم اللہ
عزت اللہ
بلاق علی بلاقی
تراب علی
طالب علی
سید انعام علی
المعروف کالو
سیدہ بدھو
نیامت حسین
عنایت حسین
ہدایت حسین
محمد حسین
احمد حسین
حامد حسین
محمود حسین
بدھو شاہ
جمال علی
اکرام علی
حسن علی
کاظم علی
اشرف علی
فضل رحیم
فضل علیم
وسیم احمد
کنبہ شاہنواز زوجہ
نذیر احمد سولے والے
عظمت علی اجو پہلوان
سیدہ رحمت
چوسانہ انڈیا
شجاعت علی
خورشیدہ
حمیدہ
دختر شبیرا
زوجہ نیاز محمد ٹشکہ والے
محمد علی
ندیم علی
عرف
وسیم علی عفور راجہ
عبدالسلام
سید ریاض
سید عبدالرحمٰن
سید سلیم
سید شفیق

حضرت سیدنا قطب الدین مودود چشتی براس شریف

حضرت سید ابو احمد چشتی مودودی

حضرت سید اعظم علی مودود چشتی

حضرت سید تراب علی — سید نور علی — افضل علی — سید سلطان علی

سید نواب علی

سید باغ علی — سید عظیم اللہ — سید عزت اللہ — سید بلاق علی المعروف بلاقی

سید حسین علی — سید محسن علی — سید علی نواز — سید تراب علی — سید نجف علی — سید سعادت علی

سید رحم علی

سید محمد علی

سید امیر علی

مولوی محمد حسین — سید احمد علی

اصغر علی — علی حسین — قسمت علی

سیدہ رفیقاً

زوجہ برکت علی

سید محمد حسین

سید فضل علی — سید قاضی فرزند علی

سید قاضی غلام محمد

قائم علی — بشارت علی — کرم علی

سید غلام احمد — سید محمد اقبال

خادم علی — ہاشم علی — سخاوت علی

سید غلام فرید — غلام مصطفیٰ

غلام عباس — محمد جعفر — محمد صادق — محمد صابر — ٹھاٹھی — غلام نقی — صدیق — اعظم علی

91
حضرت سیدنا خواجہ ابوالعلیٰ محمد جعفر مودود چشتی براس شریف
حضرت سید خواجہ علی مودود چشتی صاحب ولایت
حضرت سید خواجہ مانگت علی المعروف منگو شاہ
حضرت سید رحم علی مودودی چشتی
سید پیر محمد مودود چشتی
سید غلام محمد مودود چشتی
سید علی محمد المعروف علی شاہ مودودی چشتی
سید حیدر علی شاہ
سید حشمت علی شاہ
ماسٹر سید محمد شریف
سید محمد فیاض شاہ
سید محمد صادق
دختر نیک اختر
سید سجاد علی
سید ارشاد علی
سید دلشاد علی
جمشید علی
محبوب علی
شمشاد علی
وحید علی
سعید علی
سید جرار علی

حضرت سید خواجہ شاہ ابو اعلیٰ مودود چشتی براس شریف

حضرت سید نظام الدین مودود چشتی

حضرت سید بہلول مودود چشتی

حضرت سید بلاقی مودود چشتی　　حضرت سید رکن الدین مودود چشتی

سید روشن علی ——— سید فتح محمد مودود　　سید محمد　　سید محمد یوسف علی

سید کرم علی

سید جمال علی　　سید نور علی　　سید محمد یوسف　　سید فتح محمد

سید شان علی المعروف شانو

سید سلطان علی　　سید احمد علی

سید عالم علی　　سید محمد حسین　　سید محمد اسمٰعیل　　سید سلامت علی

مگتا

سید احمد علی　　سید ہاشم علی

سید کریم علی

سید ولی محمد　　سید محمد نذیر

سید نیاز علی

سید نذیر احمد

سید کرم علی ابن سید روشن علی ابن سید فتح محمد ابن سید بلاقی مودود بن سید بہلول مودود چشتی

سید خواجہ بلاقی بن سید خواجہ بہلول بن حضرت سید نظام لدین بن ابوالاعلیٰ مودود چشتی
سید فتح محمد مودود چشتی
سید روشن علی
سید کرم علی
سید فتح علی
سید شرف علی
سید نتھو علی
سید اکبر علی
سید حمایت علی
سید ارشد علی
سید اشرف علی
سید کلن علی شاہ خورشید علی
سید عظمت علی
سید محمد شفیع یا شفیق
سید محمد شریف
چشتیاں
سید محمد رشید
سید شمشاد علی
سید ارشاد علی
کچا پکا تحصیل دیپالپور اوکاڑہ
سید محمود الحسن

حضرت سید بلاقی بن سید بہلول بن سید نظام الدین ابن سید شاہ ابوالاعلیٰ مودود چشتی
سید محمد یوسف علی
سید غلام مرتضیٰ
سید غلام علی
حضرت سید شاہ نواز چشتی مودودی
سید حیدر علی مودودی
سید فیاض علی
سید جعفر علی
سید امیر علی
سید عیوض علی
سید فرزند علی
سید ہمت علی
سید محرم علی
سید لیاقت علی
سید محمد علی
سید اسلام علی
سید محمد احمد علی
سید شاہد محمود
سید اکرام علی

سیدغلام بن سید غلام مرتضٰی بن یوسف علی بن سید بلاقی بن سید بہلول بن سید نظام الدین مودود چشتی

سید شاہ نواز مودود چشتی

سید حیدر علی — سید ہدایت علی

سید احمد علی
سید حمزہ علی
سید ہاشم علی
سید حاتم علی (لاپتہ)

سید عرش محمد
سید سخاوت علی

سید نور محمد
سید نیاز محمد
سید فیاض محمد

صغریٰ
زوجہ سید محمود حسین
سید محفوظ حسین

سید عزیز احمد
سید ریاض احمد
سید امیر احمد

سید محمد سعید
سید آصف علی
سید عارف علی

سید محمد یوسف

سید سرفراز احمد
سید فیاض محمد
سید اقرار احمد

سید ہدایت علی

سید حیدر علی
سید سجاد علی

سید الطاف علی
سید لطیف علی
سید دلاور علی
سید جان محمد

سید مشتاق علی
سید ادریس علی

فضل الٰہی
مظہر الٰہی
اظہر الٰہی
اطہر الٰہی
مظفر الٰہی

سید شبیر علی
سید قدیر علی

سید ظہیر علی
سید حافظ منیر علی

رضیہ
زوجہ یعقوب علی
فرزانہ
زوجہ محمد انیس

سید تنویر علی — سید ظہیر علی

سید شاہ نواز بن سید غلام بن سید غلام مرتضیٰ مودود چشتی

سید نجات علی　سید عنایت علی　سید نجف علی —— سید بشارت علی　سید سعادت علی

سید احمد علی　سید جوہر علی　سید وزیر علی　حفیظ زوجہ وزیر علی

مہربان علی　باسط علی　سید شمشاد علی　سید ارشاد علی

سید تفضل حسین　سید بشیر حسین　سید صدیق حسین　سید امداد علی

سید الیاس حسین　سید احمد علی　سید سجاد علی

سید غلام عباس

سید شفیق حسین زوجہ بتول　سید بندہ حسن　سید رفیق حسین　بابو سلیم　مریم بیگم　اکبری بیگم

محمد یونس　محمد نسیم　شہناز بیگم　نسیما بیگم

سنجیدہ　سروری　سید جبار علی　رخسانہ　سید احسان علی

راجہ　رانی　ساجد　شمشیدہ　شمسی　صمد

سید شاہ نواز بن سید غلام بن غلام مرتضیٰ مودودی چشتی
سید غلام علی
سید فیض علی
سید عالم علی
سید خادم علی
سید سجاد علی
کالے پانی سزا
سید علی حسن
سید کبیر علی
سید طالب علی
سید مظفر علی
سید حاتم علی
سید بندہ حسن
(دختر لطیفا)
زوجہ اجو پہلوان
سید الفت علی
سید سلامت علی
سید اعجاز النبی
سید غلام نبی
سید نذیر حسین
(سوٹے والا)
ریاض النبی
سرفراز النبی
معراج النبی
فہمیدہ
حمیدہ
دختر شبیرا
زوجہ نیاز محمد ٹھیک والے
سید محمد حسین
عبدالسلام
عبدالرحمٰن
محمد ریاض
محمد سلیم
محمد شفیق
سید علی احمد
جھٹ پٹ
سید جان محمد
سید خورشید علی
سید سردار علی
سید مقبول احمد
سید مختار علی
ثریا بیگم
زوجہ خورشید علی

حضرت سید نظام الدین ابن سید خواجہ شاہ ابوالاعلیٰ مودود چشتی
خواجہ سید بہلول مودود چشتی
سید رکن الدین
سید عزت علی
سید قطب علی
سید مہر علی
سید محمد علی
سید حق علی
سید مہند علی
سید کرامت علی
سید مظہر علی
سید یادگار علی
سید عباس علی
سید فیض علی
سید امام علی
خیرات علی
سید وزیر علی
احمد علی
رحم علی
امیر علی
امام علی
کرامت علی
رحمت علی
سید بلاقی
عرف بالا پیر
سید نصیر علی
سید عبداللطیف
روہڑی کلورکوٹ
نثار علی
نتھولا
حسین علی
امانت علی
بندہ حسن
نصیر علی
مستیا علی
ولی محمد المعروف کالا پہلوان
علی محمد
علی حسن
علی احمد
ولی حسن
دلشاد علی
جمشید احمد
خورشید احمد
جمیل احمد
خلیل احمد
زاہد حسین
طارق محمود
عارف محمود

سید رکن الدین ابن سید خواجہ بہلول ابن سید خواجہ نظام الدین مودود چشتی
سید عزت علی
سید محمد علی
سید حق علی
سید منگن علی
المعروف مانگٹ
سید غلام محمد گامی
سید عالم علی
سید معظم علی
فضل امام
نوازش علی
سید احسان علی
فیض علی
سید سعادت علی
سید مردان علی
رستم علی
اصغر علی
اللہ دیا
سید عیوض علی
سید رحمت علی
نذیر احمد
نصیر احمد
ہاشم علی
حاتم علی
عیوض علی
سجاد علی
خورشید علی
خلیل احمد
جمیل احمد
پہلوان
مودود علی
(فیصل آباد)
سید زاہد علی
مسعود احمد
منصور احمد
زبیر احمد
محمد یوسف
ذیشان علی

سید رکن الدین ابن سید خواجہ بہلول ابن سید نظام الدین مودود چشتی
سید عزت علی
سید حق علی
سید منگن علی المعروف مانگت
سید غلام محمد المعروف گامی
سید امیر علی
سید حسین علی
سید سردار علی
سید رحیم علی
وزیر علی
ممتاز علی
رمضان علی
منیر علی
محمد علی
بندہ حسن
محمد امیر
حسن احمد
انور علی
منور علی کلن
بشیر علی
شبیر علی
ناصر علی
ناظر علی
دختر زوجہ کالا پہلوان
محمد جمیل
محمد تنویر
سنجیدہ
زوجہ ظہیر حسین ہرنولی
نذیراں
زوجہ امداد علی
وکیلا
زوجہ لیاقت علی
باسو
زوجہ عاشق علی ومہربان

سید رکن الدین بن سید بہلول بن سید نظام الدین بن سید ابوالاعلیٰ مودود چشتی براس شریف

سید رکن الدین بن سید بہلول بن سید نظام الدین بن سید شاہ ابوالاعلیٰ مودود چشتی بر اس
سید بدرالدین مودود چشتی
سید شریف الدین
سید طاہر علی
سید رحم علی
سید سلطان علی
سید ہاشم علی
سید حسن علی
سید رستم علی
سید شہادت علی
سید عنایت علی
سید فرزند علی
سید مسیت علی شاہ
سید بندہ حسن
سید عبدالکریم
سید لطیف علی
سید ظہور علی
سید محمد اسماعیل
سید منور علی
سید اعظم علی
سید عاشق علی
سید تصور علی
سید مظفر علی
سید انوار علی
مقصود علی
اخلاق حسین
خالد حسین
اسحاق حسین
حامد حسین
زاہد حسین
شاہد حسین
سید محمد اقبال
سید محمد گلزار
سید انتظار علی
سید زین العابدین
سید نور محمد
محمد سلیمان
محمد استخار
محمد ذوالفقار
احمد رضا
علی رضا
حسن رضا
حیدر علی
سید محمد بلال
محمد عثمان

سید طاہر علی ابن شریف الدین ابن بدر الدین ابن رُکن الدین ابن بہلول ابن نظام الدین مودود چشتی
سید رحم علی
سید رستم علی
سید فرزند علی
سید بندہ حسن
سید حاجی محمد اسماعیل مودودی چشتی
سید محمد اقبال
سید غلام عباس
محمد افضال
سید محمد جمیل
سید محمد گلزار
محمد ابراہیم
محمد ندیم
محمد سلیم
محمد نعیم
معین الدین
نظام الدین
محمد وسیم
محمد نعیم
سید احمد مودود
حافظ عارف علی
محمد الیاس
محمد خالد
محمد ساجد
محمد عامر
احمد رضا
علی رضا
اویس رضا
زین الدین
حسن رضا

سید طاہر علی بن سید شریف الدین بن بدرالدین مودود چشتی

سید سلطان علی مودود چشتی

سید امانت علی — سید عبدالغنی — سید کریم بخش — سید علی حسن — سید علی بخش — سید علی نور — سید اللہ نور

سید ولایت علی — سید مدد علی — سید ولی محمد — سید نظام علی

سید سخاوت علی

سید رمضان علی

نصیر علی — نذیر علی — خورشید علی — یٰسین علی

اختر علی — سلطان علی — اکبر علی

جمشید علی — سید شمشاد علی

سلامت علی — کرامت علی

معین الدین — نظام الدین

محمد اقبال

ارشاد علی — شبیر علی — یامین علی — محرم علی

محمد افضال — نور محمد پٹواری

دلشاد علی — راشد علی — کاشف علی — نادر علی

سید ذوالفقار علی

شعور حسین — منظور حسین — ظہور حسین

طارق محمود — خالد محمود — عامر محمود

جماعت علی افتخار — طاہر علی —— تیمور علی —— غلام فرید — محمد حنیف

محمود حسین — محمد منیر حسین — مبین حسین — معین حسین

محمد عمر — احمد رضا

Scanned with CamScanner

سید شریف الدین بدرالدین بن سید رُکن الدین بن سید بہلول مودود چشتی

سیدرکن الدین بن سید بہلول بن سید نظام الدین بن سیدنا ابوالعلے براس شریف
سید بدرالدین
سید شریف الدین
سید طاہر علی
سید ہاشم علی
سید مراتب علی
سید محمد
سید بنیاد علی عرف بندو
صمد علی
رحمت علی
ولی محمد عرف پھلی شا
دختر احمدی
زوجہ وزیر علی
کنیز فاطمہ
زوجہ فیاض علی چورن والے
اعجاز شاہ
وزیرآباد
ریاض شاہ
وزیرآباد
امتیاز بیگم
گجرات
حافظ سلامت علی
انکی شادی اسند والوں میں ہوئی تھی
رحمت بی بی
زوجہ سجاد علی
روبینہ
شائینہ
مزمل حسین
کوثر
طاہرہ
شان حیدر
ذاکر حسین
دختر بتول پھلی
زوجہ فیض الحسن
سعادت علی
عظمت علی
عنایت علی
دختر
محمد عمر
شوکت علی
گڈو
زوجہ ستار شاہ
گوگی
رشید شاہ
نوید شاہ
ریحانہ
سعید شاہ
شبیر حسین
مظفر حسین
حامد حسین
کافیہ
اقبال حسین
سجاد حسین زوجہ حسینہ
غوری زوجہ امتیاز علی

حضرت سیدنا خواجہ ابو اعلےٰ محمد جعفر مودود چشتی براس شریف
حضرت سیدنا خواجہ ابوالحسن مودود چشتی
حضرت سیدنا گورن علی
حضرت سیدنا ابراہیم علی
حضرت سیدنا حبیب علی
سید حکم علی
سید عاقل علی
سید جمیل
عرف جملی
سید نور علی
(لاولد)
سید حسین علی
سید امام علی
سید نجف علی
سید رستم علی
سید کرامت علی
اللہ دتہ
سید مراتب علی
سید اعظم علی
نقو
سید الفت علی
سید سردار علی
سید ریاض علی
سید فیاض علی
سید بنیاد علی
سید رمضان علی
بیکھن شاہ
سید واجد علی
سید شمشیر علی
انتظار علی
سید ہاشم علی
سید قاسم علی
بیٹھ شاہ سندھ

حضرت سیدنا خواجہ حبیب علی مودود چشتی
حضرت سیدنا محمد جمیل عرف جملی
سید اکبر علی
سید قاسم علی
سید رستم علی
سید بشارت علی
سید حسین علی
مدد علی
سعادت علی
خیرات علی المعروف
اللہ دیا
امام علی
کرامت علی
صابر علی
محمد علی
ارشد علی
کرامت علی
دختر لطیفاً
کلثوم
زوجہ حسین احمد
مسیطی دختر
زوجہ قبلہ سید تاج محمد چشتی
محمد عمر
غالب حسین
دختر
محمد رفیق
پیر غلام فرید شاہ
محمد شریف
عاشق علی
احمد علی
محمد صدیق
(لاولد)
عبدالحمید
اختری دختر
محمد جمیل
عبدالمجید
عبدالعزیز
عمران
عبدالرحمٰن

111
حضرت سیدنا خواجہ حبیب علی مودود چشتی
سید محمد جمیل المعروف جملی مودود چشتی
سید اکبر علی
سید رستم علی
سید سعادت علی
سید حیدر علی
سید بنیاد علی
دوست محمد
ولی محمد
محفوظ علی
سیدہ جنت بی بی
سید عادل بن احمد علی
عرف بندو
زوجہ لمعیہ خاتون
وزیر آباد
محمد حسین
نور محمد
محمد شریف
محمد سرور
محمد اقبال
شکورن
زوجہ شبیر علی
جمیلا
زوجہ شمشاد علی
تصور حسین
ظہیر
منظور
فیض محمد
نذر محمد
سلامت علی
محمد افضل
منور علی
اکبر علی
اکرم علی
محمد خالد
محمد افضل
محمد اسلم
کوثر اقبال
محمد اشرف
محمد مشرف
محمد ارشد
محمد ارشاد
محمد انور
زین العابدین
دختر
شمس الدین
محمد اعجاز
عاصم علی
کاشف علی
عاطف علی
عبدالقادر
محمد علی

سید حیدر علی شاہ مودود چشتی
سید محفوظ علی
سید ظہور علی
سیدہ زبیدہ
زوجہ ضمیر علی
پیر سید شمیم علیؒ
وغیرہ
سیدہ اقرار علی
سیدہ حمیدہ
سید محمود علی
منصور علی
(لاولد)
طہور علی
شکور علی
مشکور علی
قیصر علی
فیصل علی
صابر علی
سید ابرار علی
سرفراز علی
اسرار علی
سید محبوب علی
سید مسعود علی
سید ممتاز علی

السلام و علیکم
امید کرتا ہوں آپ خیریت سے ہوں گے
اس کتاب کو پی ڈی ایف کرنے کا مقصد
فی سبیل اللہ فراہم کرنا ہے لہذا اس سے
تجارتی مقصد نہیں ہے اس کو پڑھ کر
آگے سنڈ کریں اور اس بندہ ناچیز کو
اپنی دعاوں میں یاد رکھیں

pdf by
خلیفہ مدنی تونسوی
تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی
خان پاکستان
+923321717717

ادارے کی دیگر کتابیں
۱۔سوانح حیات سید محمد حنیف مودودی
۲۔سلسلہ چشتیہ نظامیہ، فخریہ، نوریہ
۳۔نور القلوب مصنف مولانا نور محمد دہلوی
۴۔اثر المحبوب مصنف مولانا الطاف حسین
۵۔کلام بابا تاج محمد مودودی چشتی نظامی
۶۔ارشادات وتعلیمات باباجی محمد حنیف مودودی
۷۔خواجہ قطب الدین مودودی اور انکا خاندان
۸۔سید نور محمد دہلوی، چشتی نظامی اور ان کے خلفاء
ملنے کا پتہ
ادارہ تحقیقات چشتیہ
پرنس روڈ، گلی نمبر 10، محلہ رحمت پورہ، گرجاکھ گوجرانوالہ 0345-6512985